شائع کرتا ہے جس میں وہ لکھتا ہے :۔

"اسوقت دنیا پر دو بھوت حکومت کر رہے ہیں۔ ایک بھوت تو یہ جنگ ہے جو دنیا کی تاریخ میں سب سے بڑی جنگ ہے۔ اور دوسرا بھوت وہ تباہی ہے جو اس جنگ کی وجہ سے اُن لوگوں پر واقع ہو رہی ہے جو خود جنگ میں شریک نہیں۔ لاکھوں آدمی تو گولیوں۔ اور بموں اور فولادی ہتھیاروں کے ذریعہ ہلاک ہو رہے ہیں اور ان سے دس گنا غیر مسلح آدمی تہیدستی اور بھوک کی وجہ سے مر رہے ہیں۔ ان خونی لڑائیوں کے میدان وہ ملک ہیں جو تھوڑا ہی عرصہ ہوا بہت سرسبز اور بارونق تھے اور اب وہ بیابان ہو گئے ہیں"۔

ناظرین! ذرا ان الفاظ پر غور فرماویں۔ چند ہی لفظوں میں کیسا خطرناک مگر صحیح نقشہ کھینچا گیا ہے مگر جو نقشہ آج پولینڈ کا مشہور ناولسٹ اپنے ملک اور دوسرے ممالک کی حالت کو آنکھ سے دیکھکر کھینچتا ہے یہی نقشہ آج سے دس سال پہلے خدا کے مسیحؑ نے دیکھا اور تمام ممالک میں شائع کر دیا کاش اُسوقت دنیا اس کے الفاظ پر توجہ کر کے توبہ کر لیتی تا یہ تباہی ٹل جاتی مگر اُس نے سچ کہا تھا کہ "میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے"۔ خدا کے فرستادہؑ نے اس مصیبت کی خبر دیتے ہوئے فرمایا "میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں"۔ پھر فرمایا "اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی"۔ مکرم ناظرین! انصاف سے بتلائیے۔ حضرت مسیحؑ کی یہ خبر کیسی صحیح نکلی۔ اگر تم نے خود وہ نظارے نہیں دیکھے تو پولینڈ کے ناولسٹ کی شہادت کو پڑھو۔ جس نے ان نظاروں کو اپنی آنکھ سے دیکھا اور شہادت دی کہ وہ ملک جو پہلے سرسبز اور بارونق تھے۔ اب وہ بیابان ہو گئے ہیں۔ کیا اب بھی تمہیں حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کے متعلق کچھ شک ہو سکتا ہے۔ کیا اب تمہارے دل اس بات کی شہادت نہیں دیتے کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق اب زور آور حملوں سے اپنے مسیحؑ کی سچائی ظاہر فرما رہا ہے۔

وہی روسی ناولسٹ اپنے ملک کی حالتِ زار کا نقشہ کھینچتے ہوئے لکھتا ہے :۔

"جنگ نے اپنے آہنی قدم سے پولینڈ کو کچل دیا ہے۔ جو بہادر البرٹ (شاہ بلجیم) کے

ملک سے سات گنا بڑا ہے۔ تلوار نے اس بدقسمت ملک کے دریاؤں کو خون سے بھر دیا ہے" پیارے ناظرین! اب ان الفاظ پر غور کرو۔ یہ ناولسٹ کیا کہتا ہے۔ سنو! وہ کیا کہتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ "تلوار نے اس بدقسمت ملک کے دریاؤں کو خون سے بھر دیا ہے" اب بتاؤ۔ کیا اب بھی حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت پر تم ایمان نہ لاؤ گے۔ یہ خطرناک نظارہ جو اَب پولینڈ کا ناولسٹ اپنی آنکھ سے دیکھ کر بیان کرتا ہے بعینہٖ اسی نظارہ کی خدا کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے دس سال پہلے خدا سے علم پاکر خبر دی تھی اور اس خبر کو تمام اطرافِ عالم میں شائع کر دیا تھا اور آپ نے نہ صرف نثر میں اس نظارہ کا نقشہ کھینچا بلکہ نظم میں بھی۔ چنانچہ آپ کی منظوم پیشگوئی کا ایک شعر یہ ہے :۔

خون سے مُردوں کے کوہستان کے آبِ رواں
سُرخ ہو جائیں گے جیسے ہو شرابِ انجبار

اور دوسری پیشگوئی میں جو نثر میں ہے فرمایا کہ "اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی" تھوڑا ہی عرصہ ہُوا کہ یورپ کے ایک والیئے ریاست کو جب کہا گیا کہ تُو اس جنگ میں کیوں شریک نہیں ہوتا تو اُس نے جواب دیا کہ مَیں نہیں چاہتا کہ جیسا دوسرے ممالک میں خون کی ندیاں چل رہی ہیں ایسا ہی میرے ملک میں بھی خون کی ندیاں جاری ہوں۔

پھر وہی ناولسٹ مندرجہ ذیل الفاظ میں اپنے ملک کی حالتِ زار کا نقشہ کھینچتا ہے۔ "جنگ نے شہروں اور دیہات کو ویران کر دیا ہے۔ اور قحط کے بھوت نے اُس وسیع ملک پر جو کوہستان کارپے تھی انز اور دریائے نیمن کے درمیان واقع ہے اپنے بازو دراز کیئے ہوئے ہیں۔ مزدوری پیشہ لوگوں کے پاس کام نہیں رہا کیونکہ تمام کارخانے اور دُکانیں اب بند ہیں۔ زمیندار کا ہَل کام میں لایا نہ جانیکی وجہ سے زنگ خوردہ ہو رہا ہے۔ کیونکہ بیچارے کسان کے پاس نہ بیج ہے نہ دیگر سامان۔ تاجروں کی تجارت بند ہے کیونکہ کسی کے پاس روپیہ نہیں کہ کوئی شخص کچھ خریدے۔ بوڑھے مردوں اور بوڑھی عورتوں کے سروں پر اُس کڑکڑاتے جاڑے میں چھت نہیں جو اُنکو سردی سے بچائے۔ وبائیں تمام ملک میں پھیلی ہوئی ہیں گھر کا چولھا اب بُجھا ہُوا ہے اور جب بچے روٹی کے ٹکڑے کے لیئے اپنے دُبلے ہاتھوں کو

آگے پھیلاتے ہیں تو ماؤں کے پاس سوائے آنسوؤں کے اور کچھ نہیں ہوتا جو اُن کو دیدیں۔
اس مصیبت میں کروڑوں آدمی گرفتار ہیں"

یہ کیفیت حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کے عین مطابق ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی پیشگوئی میں صاف الفاظ میں لکھا ہے کہ اُسوقت دنیا پر ایک ہی مصیبت نہ ہوگی بلکہ کئی رنگ کی مصیبتیں زمین کے باشندوں پر وارد ہوں گی۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ" اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہونگی یہانتک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی" چنانچہ اس امر کی بھی ناولسٹ مذکور تصدیق کرتا ہے کہ لڑائی کی خونریزی ہی ایک آفت نہیں جو دنیا پر اس وقت حکومت کر رہی ہے بلکہ اس کے ساتھ اور بھی بہت سے مصائب ہیں۔ پھر اس حالتِ زار کا نقشہ کھینچتا ہے جسمیں اُس کا ملک یعنی روسی پولینڈ مبتلا ہے۔ اور دیکھو وہ کیسی خطرناک مصیبت کا نقشہ ہے۔ وہ کہتا ہے کہ جنگ سے تو لاکھوں آدمی مر رہے ہیں مگر ان دوسرے مصائب سے جو اس کے ساتھ اہل ملک پر وارد ہو رہی ہیں جنگ کی نسبت دس گنا آدمی زیادہ ہلاک ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان مصائب سے ہمیں محفوظ رکھے جن کا دردناک نظارہ اُس نے اپنے چند الفاظ میں پیش کیا ہے۔ آمین۔ پھر وہ کہتا ہے کہ نہ صرف قحط کا بھوت روسی پولینڈ پر اپنے ہاتھ لمبے کیئے ہوئے ہے بلکہ تمام ملک میں دبائیں پھیلی ہوئی ہیں۔

ربّنا کل شیٔ خادمک ۔ ربّنا فاحفظنا ۔ وانصرنا وارحمنا ۔ آمین

علاوہ اس کے جو لوگ باقاعدہ طور پر اخبارات کا مطالعہ کرتے ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کے مطابق آجکل رنگ رنگ کی مصیبتیں دنیا پر نازل ہو رہی ہیں اور طرح طرح کی آفات نمودار ہو رہی ہیں۔ اور اکثر اخبارات میں جنگ کے علاوہ دیگر خطرناک حادثات کی خبریں ہوتی ہیں۔ یہ آفات کبھی زلزلوں کے رنگ میں نازل ہوتی ہیں جیسا کہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا اٹلی میں ایک ایسا خطرناک زلزلہ آیا کہ وہ ۱۹۰۸ء کے مسینا کے زلزلے سے بھی کئی درجے زیادہ سخت تسلیم کیا گیا حالانکہ مسینا کے زلزلہ کی نسبت یہ تسلیم

کیا گیا تھا کہ ایسا سخت زلزلہ جہاں تک تاریخ یا دنیا کی روایات گواہی دیتی ہیں پہلے کبھی نہیں آیا۔ اور اس زلزلے میں خطرناک تباہی واقع ہوئی اور ہزاروں انسان مرد۔ عورتیں اور بچے ایک آن کی آن میں خاک میں ہمیشہ کے لئے مدفون ہو گئے۔ الامان! الامان!

پھر زلزلوں کے علاوہ طوفان اور سیلابوں کے ذریعہ دنیا پر مصیبت واقع ہو رہی ہے۔ چند ہی مہینے گذرے ہیں کہ آسام کی طرف خطرناک سیلاب آئے جن کی وجہ سے اب تک لوگ دردناک تکلیف اور قحط میں مبتلا ہیں۔ پھر اس سے تھوڑا عرصہ پہلے ملک چین میں خطرناک طغیانی آئی۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کے ایک الہام کے مطابق صحنوں میں ندیاں چلنے لگیں اور خشکی پر کشتیاں چلتی تھیں اور گاؤں کے گاؤں اور قصبوں کے قصبے پانی میں غرق ہو گئے۔ کبھی ریلوں کے حادثوں کی شکل میں یہ مصیبتیں وارد ہوتی ہیں چنانچہ سکاٹلینڈ اور انگلستان کی سرحد پر مقام کارلائل پر جو ریل کا حادثہ پچھلے دنوں میں واقع ہوا اُس کی نسبت تسلیم کیا گیا ہے کہ ریلوے کی تاریخ میں یہ حادثہ اپنی مثال نہیں رکھتا۔ روئے زمین پر جب نظر کیجاتی ہے تو چین سے لیکر امریکہ تک ایک بدامنی اور بے چینی کا نظارہ نظر آتا ہے۔ دنیا میں ایک ہل چل مچی ہوئی ہے اور سخت مصیبت کے دن ہیں۔ اس امر کے ثابت کرنے کے لیئے کہ اس زمانہ میں غیر معمولی حادثات واقع ہو رہے ہیں مجھے اس بات کی ضرورت نہیں کہ میں اخبارات کے گذشتہ پرچوں کی ورق گردانی کروں۔ جو لوگ باقاعدہ اخبارات کا مطالعہ کرتے ہیں وہ اس بات کو خوب جانتے ہیں کہ آجکل دنیا پر ایک عالمگیر مصیبت طاری ہے اور جنگ کے علاوہ اور طرح طرح کے حادثات غیر معمولی طور پر ظاہر ہو رہے ہیں۔ جس دن میں یہ مضمون انگریزی میں لکھ رہا تھا اُسی دن اخبار پاؤنیر کا جو پرچہ مجھے ملا۔ اُس میں علاوہ جنگ کی خبروں کے پانچ ایسے حادثات کی خبر بھی درج تھی جن کا جنگ سے کوئی تعلق نہ تھا۔ پہلا حادثہ ریل کے متعلق تھا جو اضلاع متحدہ امریکہ میں واقع ہوا۔ دوم ہالینڈ میں خطرناک طغیانی کی خبر تھی۔ سوم۔ سویڈن کے ایک شہر میں خطرناک آتشزدگی کی خبر تھی۔ چہارم ناروے کے ایک جہاز کے جلنے کی خبر تھی۔ پنجم ملک جاوا میں ایک خطرناک طغیانی کی خبر تھی۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی پیشگوئی میں تحریر فرمایا تھا۔ کہ اسقدر کثرت سے حادثات واقع ہونگے کہ ہر ایک عقلمند آدمی کو ان کے

غیر معمولی ہونے کا یقین ہو جائے گا یہاں میں حضرت مسیح موعودؑ کے ان الفاظ کی تصدیق آسٹریلیا کی ایک مسیحی سوسائٹی کے ٹریکٹ سے نقل کرتا ہوں۔ اس مسیحی سوسائٹی کا نام سائنز پبلشنگ کمپنی ہے اس نے حال میں موجودہ جنگ کے متعلق ایک ٹریکٹ شائع کیا ہے اس جنگ کو وہ آخری زمانہ کے نشانات میں سے ایک نشان قرار دیتے ہیں جن کا تعلق مسیحؑ کی آمد ثانی سے ہے اور نیز وہ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ علاوہ جنگ کے اور مصائب اور عذاب بھی غیر معمولی طور پر نمودار ہو رہے ہیں چنانچہ ٹریکٹ مذکور کے صفحہ ۱۲ و ۱۳ پر وہ لکھتے ہیں۔

"زلزلے۔ اور آگ۔ طوفان اور طغیانی۔ اور ناگہانی آفات جو مختلف شکلوں میں ظاہر ہو رہی ہیں بآواز بلند اس بات کا اعلان کر رہی ہیں۔ کہ دنیا پر خدائے تعالیٰ کے عذاب نازل ہو رہے ہیں۔ ناظرین ٹھہر کر سوچیں کہ گذشتہ چند سالوں کے اندر کس قدر کثرت کے ساتھ ایسے عذاب نازل ہوئے ہیں"

اس ٹریکٹ کے اصل الفاظ یہ ہیں :-

Earthquake and fire, storm and flood, and sudden calamity in various forms proclaim that the judgments of God are in the land. Let the reader pause and think how numerous such visitations have become within the past few years.

اب ناظرین سے میری التماس ہے کہ وہ انصاف سے بتلائیں کہ کیا اس ٹریکٹ کی شائع کرنے والی سوسائٹی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اُس پیشگوئی کی تصدیق نہیں کی جو آپ نے آج سے دس سال پہلے شائع کی اور لکھا کہ "اسکے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہونگی یہانتک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی

ہو جائیں گی تب انسان میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونیوالا ہے" حضرت مسیح موعودؑ تحریر فرماتے ہیں کہ اس کثرت سے آفات نازل ہونگی کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور فی الواقعہ دنیا بول اُٹھی کہ جو آفات اس زمانہ میں دنیا پر مختلف رنگوں میں نازل ہو رہی ہیں وہ معمولی نہیں بلکہ غیر معمولی ہیں جیسا کہ اُس مسیحی سوسائٹی نے جن کی شائع کردہ شہادت کو میں اوپر نقل کر چکا ہوں کُھلے الفاظ میں تسلیم کیا ہے اور شہادت دی ہے کہ آجکل کثرت سے اور مختلف رنگوں میں دنیا پر مصائب نازل ہو رہے ہیں اور وہ معمولی نہیں بلکہ غیر معمولی ہیں۔ اور جیسا حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا تھا انسانوں میں اب اضطراب پیدا ہو رہا ہے کہ یہ کیا ہونیوالا ہے چنانچہ انگلستان کے مشہور معروف رسالہ ریویو آف ریویوز کے دسمبر کے نمبر میں ایک مضمون کا عنوان ہی یہ ہے :-

How long O Lord! یعنی اے خداوند یہ حالت کب تک رہے گی۔

غرض حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں لفظ بہ لفظ پوری ہو چکی ہیں۔ کاش کہ دنیا اب بھی انپر غور کرتی اور حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت پر ایمان لاکر خدا کی رضا کا سامان اپنے لیئے مہیا کرتی۔ اللہ تعالیٰ سچ فرماتا ہے وكأين من اٰية في السّمٰوٰت والارض يمرّون عليها وهم عنها معرضون۔ آسمان و زمین میں خدائے تعالیٰ کے کئی نشان ظاہر ہو رہے ہیں لیکن دنیا کے لوگ اُنکی طرف توجہ نہیں کرتے اور مُنہ پھیر کر گذر جاتے ہیں۔

آج کل جو مصائب دنیا پر نازل ہو رہی ہیں وہ بالکل نرالی ہیں۔ جنگ بھی نرالی قسم کا ہے اور اس میں انسانوں کی تباہی کے لیئے جو ذرائع استعمال کیئے جاتے ہیں وہ بھی بالکل نرالے ہیں نرالی قسم کی توپیں ہیں اور نرالی قسم کے گولے اور بمب بارش کی طرح انسانوں کے سروں پر برسائے جاتے ہیں۔ اور آگ کے شعلے موسلا دھار بارش کی طرح برستے ہیں۔ خطرناک گولے زمین کے ٹکڑوں کو جڑھ سے اُکھیڑ دیتے ہیں اور اُنکے گرنے سے زمین میں بڑے بڑے گڑھے پڑ جاتے ہیں۔ پھر سامنے سے ہی آگ نہیں برسائی جاتی بلکہ اوپر آسمان کی طرف سے ہوائی جہازوں کے ذریعہ بمب پھینکے جاتے ہیں اور یہ بمب صرف فوجوں پر ہی نہیں برسائے جاتے بلکہ یہ جہاز اُڑتے ہوئے دشمن کے ملک میں گھس جاتے اور رات کے وقت آسمان پر سے

شہروں اور دیہات پر بمب پھینک کر، مکانات کو مسمار کرتے اور جانوں کو تباہ کرتے ہیں۔ اسی طرح جب انسان جہازوں پر سوار ہو کر ایک ملک سے دوسرے ملک میں جاتے ہیں تو کبھی آب دوز کشتیاں نیچے سے جہازوں پر حربہ چلا کر سینکڑوں جانوں کو سمندر کی تہ میں پہنچاتی یا جہازوں کے راستوں میں سمندر کے اندر بمب رکھے جاتے ہیں جن سے جہاز ٹکرا کر ایک آن کی آن میں غرق ہو جاتے اور مسافر بحری جانوروں کا لقمہ بنتے ہیں۔ غرض آسمان سے بھی انسانوں پر عذاب نازل ہوتا اور نیچے زمین سے بھی۔ کیونکہ خدا کے مسیحؑ نے آج سے دس سال قبل خبر دی تھی کہ "دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانیوالی آفتیں ظاہر ہونگی۔ کچھ **آسمان سے اور کچھ زمین سے**۔ اور اسوقت جو آسمان سے اور نیچے زمین سے ہلاک کرنے کے سامان پیدا ہوئے ہیں یہ اسی زمانہ کی خصوصیات ہیں۔ گذشتہ قرون کے لوگ ان مہلک ایجادات سے بے خبر تھے۔

جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں۔ اس زمانہ میں جنگ کے علاوہ اور بھی خطرناک مصائب واقع ہو رہے ہیں مگر جنگ ایک ایسی مصیبت ہے کہ اسکی موجودگی میں دوسرے حادثات بہت جلدی لوگوں کو بھول جاتے ہیں۔ میں مثال کے طور ایک ایسی آفت کا ذکر کرتا ہوں جو اسی جنگ کے اثنا میں ملک سرویا میں ایک وبا کی شکل میں پیدا ہوئی۔ اور جو ان آفات میں سے ہے جن کی نسبت حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ **کچھ زمین سے** ہونگی۔ اس وبا کے متعلق ایک انگریز ڈاکٹر جو دوسرے ڈاکٹروں کے ساتھ ملک سرویا میں اس جگہ کی گورنمنٹ کی درخواست پر ولائیت سے بھیجا گیا تھا پاؤنیر مورخہ ۳۔ فروری میں لکھتا ہے کہ

"جب اہل سرویہ نے دیکھا کہ آسٹریا کے قیدی اور ان کی اپنے سپاہی ٹائی فس سے **مکھیوں کی طرح مر رہے ہیں** تو انہوں نے انگلستان کی طرف ڈاکٹروں اور لیڈی ڈاکٹروں کے لیئے تار بھیجا۔ اور اسی درخواست کے جواب میں۔ میں اور چار اور ڈاکٹر گذشتہ فروری میں سرویہ کی طرف روانہ ہوئے۔ شہر والجیوو میں مجھے ایک شخص نے بتلایا کہ انہوں نے ایک ہسپتال سے ۸۶ مرتی ہوئی لاشیں نکالیں۔ اور اس شہر کے آس پاس خوبصورت پہاڑیوں پر جو اس وبا سے مرے ہوئے لوگوں کے وسیع قبرستان چار دن صرف

نظر آتے تھو وہ بھی اس وبار کی شدت کی بزبان حال گواہی دے رہے تھے۔ اس وبا میں اہل سرویہ کا ایک نئو ڈاکٹر صرف اس بیماری کا شکار ہوا۔ اور اس وبار کی شدت کی وجہ سے تمام ملک بے حس وحرکت ہو گیا...... جب ہم پہنچے تو آسٹریا کے بدقسمت قیدی اور سرویہ کے سپاہی اور دوسرے لوگ خوفناک تعداد میں ہلاک ہو رہے تھے۔ ایک لمحہ بھی ایسا نہیں گذرتا تھا جب کہ گرجے کا گھڑیال کسی ماتم کے لیئے نہ بج رہا ہو۔ اور بیل گاڑیاں مُردوں سے لدی ہوئی سڑک پر لگاتار ایک ندی کی طرح چلتی رہتی تھیں"۔

یہ تو بے شمار آفات میں سے جو اس زمانہ میں نازل ہو رہی ہیں صرف ایک مصیبت کا نمونہ ہے۔ اسی طرح کی آفات مختلف رنگوں میں روئے زمین پر نازل ہو رہی ہیں۔ مَیں یہاں چند اور نمونے بھی درج کرتا مگر طوالت کے خوف سے اسی پر بس کرتا ہوں۔ اور جو کچھ مَیں لکھ چکا ہوں وہ اس بات کے ثبوت کے لیئے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں خطرناک رنگ میں پوری ہو رہی ہیں کافی سے بھی زیادہ ہیں۔

پھر ایک اور بات جس کی طرف مَیں ناظرین کی توجہ کو پھیرنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے صرف یہی خبر نہیں دی کہ روئے زمین پر ایک ایسی سخت تباہی آنے والی ہے کہ جب سے انسان پیدا ہوا ایسی تباہی دنیا پر کبھی نازل نہیں ہوئی بلکہ آپ نے یہ بھی خبر دی کہ یہ تباہی دور نہیں بلکہ نزدیک ہے آپ اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"وہ دن نزدیک ہیں بلکہ مَیں کہتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی"

دیکھو پیشگوئی کے دوسرے حصّوں کی طرح یہ حصّہ بھی کیسی صفائی سے پورا ہو گیا۔ مندرجہ بالا الفاظ میں دو امر کی خبر دی گئی تھی۔ اوّل یہ کہ جو مصیبت آنے والی ہے وہ نہایت خطرناک ہوگی گویا قیامت کا نمونہ ہوگی۔ دوم یہ کہ یہ مصیبت کسی بعید زمانہ میں نہیں آئیگی بلکہ اس کا آنا بہت نزدیک ہے اور یہ دونوں پیشگوئیاں ایسے وقت میں کی گئیں جبکہ اس مصیبت کا ابھی نام و نشان بھی نہ تھا بلکہ کسی کے وہم وگمان میں بھی یہ بات نہ تھی کہ کوئی ایسی عالمگیر اور ہولناک مصیبت دنیا میں برپا ہونیوالی ہے جیسی کہ اب پیدا ہو گئی۔ مگر خدائے تعالیٰ کے فرستادہ نے

اپنے خدا سے خبر پاکر اس خبر کو پیش از وقت شائع کردیا اور نہ صرف یہ کہا کہ ایک قیامت کا نمونہ دنیا میں برپا ہونیوالا ہے بلکہ یہ بھی کہا کہ وہ قیامت کا نمونہ بہت جلدی نمودار ہونے والا ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پس بتاؤ۔ کیا تمہیں ایسے شخص کی سچائی کی نسبت کچھ شک ہو سکتا ہے جس کی پیشگوئیوں کی صداقت کو تم نے اپنی آنکھ سے دیکھ لیا۔ کیا تم قرآن شریف میں نہیں پڑھتے ۔

عالم الغیب فلا یظھر علٰے غیبہٖ احدًا الا من ارتضی من رسول ۔ پس

یقیناً سمجھو کہ جس خدا کے فرستادہ نے ایسی نبوت کی وہ نہ صرف قرآن شریف بلکہ تمام کتب سماویہ اور نیز عقل انسانی کے نزدیک اُنہی معنوں میں خدا کا رسول ہے جن معنوں میں یہ لفظ آیۂ مذکورہ بالا میں استعمال ہُوا یعنی حقیقی اور صحیح معنوں میں وہ خدا کا رسول ہے اور جو شخص اُس کی صداقت کا انکار کرتا ہے یا اس رسول کو دوسرے رسولوں میں شامل نہیں سمجھتا وہ خدائے تعالیٰ کے سامنے لا نفرق بین احد من رسلہ کا اقرار کرنے کا حقدار نہیں ۔

پھر تیسری بات جو اس پیشگوئی میں غور کے قابل ہے یہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے صرف یہی خبر نہیں دی کہ ایک ایسی مصیبت آنیوالی ہے جو قیامت کا نمونہ ہو گی اور کہ وہ بہت قریب ہے بلکہ اس مصیبت کے وسیع رقبہ کا پتہ بھی بتلادیا۔ آپ اسی پیشگوئی میں فرماتے ہیں :۔

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا۔ مَیں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مُدّت تک خاموش رہا اور اُس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کیئے گئے اور وہ چُپ رہا۔ مگر اب ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سُننے کے ہوں سُنے کہ وہ دن دُور نہیں ۔"

مَیں پھر ناظرین کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ دیکھو یہ کیسی زبردست پیشگوئی ہے۔ کیسے یقین سے بھرے ہوئے الفاظ میں بیان کی گئی اور۔ پھر کیسے خطرناک طور سے پوری ہوئی۔ کس طرح زور سے ہاں ڈنکے کی چوٹ سے حضرت مسیح موعودؑ نے اعلان کردیا کہ وہ دن دُور نہیں جب واحد یگانہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائیگا۔ جس کے کان سُننے کے ہوں سُنے کیا اس سے زیادہ زبردست پیشگوئی کسی کے خیال میں آسکتی ہے اور پھر جیسے زبردست طور سے اس پیشگوئی کا اعلان کیا گیا ایسے ہی

ہولناک رنگ میں وہ پوری ہو گئی۔ پس جس کا دل سمجھنے والا ہو سمجھے۔

پیشتر اسکے کہ مَیں اس مضمون کو ختم کروں مَیں مناسب سمجھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کی تصدیق میں دو اور شہادتیں بھی یہاں نقل کروں۔

دی بائیبل اِن دی ورلڈ جو کہ برٹش اینڈ فارن بائیبل سوسائٹی کا ماہواری رسالہ ہے اس کا جنوری سنہ ۱۹۱۶ء کا نمبر مندرجہ ذیل الفاظ کے ساتھ شروع ہوتا ہے:۔

"بنی نوع انسان ایک ایسی مصیبت میں مبتلا ہیں جس کا کوئی انسان احاطہ نہیں کر سکتا کسی شخص کی قوت واہمہ بھی پورے طور پر اُن خوفناک حالات کی تصویر نہیں کھینچ سکتی جو اسوقت دنیا پر طاری ہیں۔ فوجوں کا نقصان تو الگ رہا انکے علاوہ کروڑ ہا ایسے بے کس اور بے خان و مان انسان ہیں جو بالکل تہیدست مصیبت زدہ اور عذابوں میں گرفتار ہیں۔ روپیہ کی تباہی کا تو ذکر ہی جانے دو اس سے کئی درجہ بدتر اُن نوجوان اور طاقتور بہادروں کی تباہی ہے جو اب تک مقتول ہو چکے ہیں یا زخمی ہو کر بیکار ہو چکے ہیں۔ جب کبھی ہمیں ان باتوں کا خیال آتا ہے تو ہماری آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔ زمین اپنی بنیادوں تک کانپ رہی ہے اور آسمان خون اور آگ اور دھوئیں کے بخارات سے بھرا ہوا ہے۔"

کیا مذکورہ بالا رسالہ کا مندرجہ بالا بیان حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کی صداقت ثابت کرنے کے لئے کافی نہیں۔ "زمین اپنی بنیادوں تک کانپ رہی ہے"۔ یہ لفظ ہیں تو مختصر مگر ان میں موجودہ حالات کا نقشہ خوب کھینچا گیا ہے۔ مسٹر لائڈ جارج وزیر انگلستان نے بھی اپنی ایک تقریر میں جو انہوں نے گذشتہ کرسمس کے موقعہ پر شہر گلاسگو میں ایک بھاری جلسہ کے موقعہ پر کی اس عالمگیر جنگ کو ایک زلزلہ سے ہی مشابہت دی ہے اُنہوں نے کہا:۔

"یہ ایک زلزلہ ہے جو یورپ کی زندگی کی چٹان کو اکھیڑ رہا ہے۔ یہ اُن بھونچالوں میں سے ایک بھونچال ہے جس میں قومیں یک لخت یا تو کئی صدیاں پیچھے جا پڑتی ہیں یا کئی صدیاں آگے۔ اسوقت قواعد یا رواج کی بحث فضول ہے یہ ایک زلزلہ ہے۔ کوئی کھیل کی بات نہیں۔"

ناظرین یہ سُنکر تعجب کرینگے کہ جیسا اسوقت دنیا نے موجودہ جنگ کا نام زلزلہ رکھا ہے ایسا ہی

حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی میں بھی اسے زلزلہ سے مشابہت دی گئی ہے۔ مگر حضرت مسیح موعودؑ نے کھلے الفاظ میں یہ لکھدیا کہ پیشگوئی میں جو آنے والی مصیبت کا نام زلزلہ رکھا گیا ہے۔ اس سے لازمی طور پر یہ نہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ ضرور زلزلہ کے رنگ میں ہی ہوگا۔ بلکہ اس سے مراد کوئی ایسی عام مصیبت بھی ہو سکتی ہے جس کو استعارہ کے رنگ میں زلزلہ کہنا جائز ہو۔ چنانچہ جو مصیبت اسوقت نازل ہوئی ہے وہ ایسی ہی سخت ہے کہ خود بخود دنیا نے اس کا نام زلزلہ رکھکر عملی طور پر اس بات کی شہادت دی ہے کہ جس مصیبت کا نام حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی میں زلزلہ رکھا گیا وہ یہی ہے۔ علاوہ اسکے خون کی ندیاں جن کا ذکر اس پیشگوئی میں تھا بتلا رہی ہیں کہ یہ پیشگوئی موجودہ جنگ کے ذریعہ پوری ہو رہی ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس وقت فی الواقعہ خون کی ندیاں بہائی جا رہی ہیں حضرت مسیح موعودؑ نے خدائے تعالیٰ سے الہام پاکر اس زلزلہ کا کیا ہی خوب نقشہ کھینچا ہے۔ آپ فرماتے ہیں

اِک نشاں ہے آنیوالا آج سے کچھ دن کے بعد — جس سے گردش کھائینگے دیہات و شہر اور مرغزار
آئیگا قہرِ خدا سے خلق پر اِک انقلاب — اِک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تا باندھے ازار
یک بیک اِک زلزلہ سے سخت جنبش کھائیں گے — کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار
اِک جھپک میں یہ زمیں ہو جائیگی زیر و زبر — نالیاں خوں کی چلیں گی جیسے آبِ رودبار
رات جو رکھتے تھے پوشاکیں برنگِ یاسمن — صبح کر دیگی انہیں مثلِ درختانِ چنار
ہوش اُڑ جائینگے انسان کے پرندوں کے حواس — بھولینگے نغموں کو اپنے سب کبوتر اور ہزار
ہر مسافر پر وہ ساعت سخت ہے اور وہ گھڑی — راہ کو بھولینگے ہو کر مست دیکھو دراہوار
خون سے مُردوں کے کوہستان کے آبِ رواں — سُرخ ہو جائینگے جیسے ہو شرابِ انجبار
مضمحل ہو جائینگے اس خوف سے سب جن و انس — زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحالِ زار
اِک نمونہ قہر کا ہوگا وہ ربّانی نشان — آسماں حملے کرے گا کھینچکر اپنی کٹار
ہاں نہ کر جلدی سے انکار اے سفیہِ ناشناس — اِس پہ ہے میری سچائی کا سبھی دار و مدار
وحیِ حق کی بات ہے ہو کر رہے گی بیخطا — کچھ دنوں کر صبر ہو کر متقی اور بردبار

مندرجہ بالا پیشگوئیوں کے علاوہ حضرت مسیح موعودؑ کے اور بہت سے الہامات ہیں جنمیں اس

عالمگیر مصیبت کی خبر دی گئی ہے۔ میں مثال کے طور پر دو الہامات یہاں نقل کرتا ہوں۔

اول۔ موتا موتی لگ رہی ہے۔ یہ الہام حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۲۷۔ فروری ۱۹۰۵ء کو شائع کیا اور ہم دیکھتے ہیں کہ اس الہام کے شائع ہونے کے بعد دنیا پر مختلف رنگوں میں مصائب نازل ہونے شروع ہوئے اور نہ صرف زلزلوں اور دیگر آفات سے انسانوں کی جانیں ضائع ہوئیں بلکہ مختلف ممالک میں کشت و خون ہوئے۔ ایران میں۔ روم میں۔ بلقان میں۔ طرابلس میں۔ مراکش میں۔ میکسیکو میں۔ چین میں خونریز جنگ ہوئے ہیں اور کروڑوں انسان مقتول ہوئے۔ اب تو یہ نظارہ اور بھی خوفناک رنگ میں پورا ہو رہا ہے اور کوئی شخص اس الہام کے پورا ہو جانے سے انکار نہیں کر سکتا ہر طرف "موتا موتی لگ رہی ہے"

دوسرا الہام حضرت مسیح موعودؑ کا جو آجکل پورا ہوا وہ یہ ہے **کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کشتیاں**۔ یہ الہام ۱۱ مئی ۱۹۰۵ء کو نازل ہوا اور آج ہر ایک شخص اسکی سچائی کا مشاہدہ کر رہا ہے۔ ہندوستان سے۔ آسٹریلیا سے۔ نیوزیلینڈ سے۔ انگلستان سے۔ کینیڈا سے مصر سے مراکش سے۔ فوجوں سے لدے ہوئے جہاز براعظم یورپ کی طرف بھیجے گئے اور انکی غرض یہ تھی کہ کشتیاں ہوں۔ اسکے علاوہ بحر ہند۔ بحر اوقیانوس۔ بحرالکاہل ان سب سمندروں میں جنگی جہازوں کے مابین کشتیاں ہو چکی ہیں۔ پھر یہ الہام صرف سطح سمندر پر ہی پورا نہیں ہوا بلکہ کرہ ہوا میں بھی پورا ہوا۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ کیونکہ اوپر ہوا میں بھی ہوائی جہاز چل رہے ہیں اور باہم کشتیاں لڑ رہے ہیں۔ اور یہ دونوں امور تاریخ انسان میں بے نظیر ہیں۔ نہ تو آج سے پہلے کبھی ہوا میں کشتیاں لڑی گئیں اور نہ کبھی ایسا ہوا کہ دنیا کی تمام اطراف سے فوجوں سے لدے ہوئے جہاز کسی خاص مقام کی طرف دوڑتے ہوئے اسلئے گئے ہوں کہ تا ہوں کشتیاں۔ جیسا ہوا میں ہوائی جہازوں کی کشتیاں اس زمانہ کی نرالی بات ہے ایسا ہی تمام اطراف عالم یعنی آسٹریلیا۔ امریکہ۔ افریقہ اور ایشیا کے ممالک سے یورپ کی طرف جہازوں میں فوجوں کا جانا بھی اس زمانہ ہی کی ایک خصوصیت ہے مگر خدائے تعالیٰ کے الہام نے ان دونوں باتوں کی آج سے گیارہ سال پہلے یہ کہکر خبر دیدی کہ کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کشتیاں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی میں جہاں موجودہ عالمگیر مصیبت کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔

وہاں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ دنیا پر یہ مصیبت کیوں آئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں کہ آنے والی عالمگیر مصیبت کا اصل باعث انسانوں کے گناہ ہیں اور آپ نے فرمایا کہ جو شخص اس مصیبت کے آنے سے پہلے توبہ کرے گا اور اپنی زندگی میں پاک تبدیلی پیدا کرے گا اُس پر رحم کیا جائے گا۔ آپ تحریر فرماتے ہیں :-

"وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانیوالی آفتیں ظاہر ہونگی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اسلئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا وما کنا معذبین حتّٰی نبعث رسولا۔ اور توبہ کرنے والے امان پائینگے اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں انپر رحم کیا جائے گا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے۔ یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ انسانی کاموں کا اُس دن خاتمہ ہوگا۔ یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک اُن سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شائد اُن سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے ..... میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوحؑ کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا اور لوطؑ کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جاوے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اُس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔"

اس پیشگوئی میں نہ صرف اس مصیبت کا اصل باعث بیان کیا گیا ہے بلکہ اصل علاج بھی بتلایا گیا ہے اور چونکہ ہم دیکھ چکے ہیں کہ اس پیشگوئی کا اعلان کرنے والا خدا کا سچا فرستادہ تھا۔ کیونکہ اُس کی پیشگوئیاں لفظ بہ لفظ پوری ہو گئی ہیں۔ اسلئے ہمیں یہ بھی ماننا پڑتا ہے کہ جو علاج اُس نے بتایا وہ بھی سچا علاج ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسپر عمل کرنے کی

توفیق بخشے۔ ہمارا ملک خدائے تعالیٰ کے فضل سے اور گورنمنٹ برطانیہ کی برکت سے امن میں ہے۔ پس ہمیں خدائے تعالیٰ کے آگے نہ صرف اپنے لیئے دعا کرنی چاہیئے بلکہ اپنی محسن گورنمنٹ کے لیئے بھی دردِ دل سے دعا کرنی چاہیئے۔ ربنا کل شیءٍ خادمک۔ ربنا فاحفظنا وانصرنا وارحمنا۔ ان مصیبتوں سے بچنے کا آج ایک ہی نسخہ ہے اور وہ نسخہ یہ ہے کہ ہم میں سے ہر ایک نہ صرف زبان سے یہ اقرار کرے کہ اللّٰھُمّ انّی اھتدیت بھدیک وآمنت بمسیحک۔ بلکہ اُسکی عملی حالت بھی اسکے اس قول کی مصدق ہو۔

وآخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ رب العٰلمین۔

کامل مذہب نمبر ۸

رقمزدہ پروفیسر عطاء الرحمٰن صاحب ایم۔ اے

(انگریزی سے اردو میں ترجمہ کیا گیا)

گذشتہ سے پیوستہ

بیاہ اور طلاق

اسلامی شادی میں دُلہن اور ولی کے اختیارات

مضمون ہذا کے گذشتہ نمبر میں ہم دکھلایا تھا کہ مسیحی اقوام نے تو والی کے وجود کو قریب قریب غیر ضروری قرار دیا ہے اور ہندوؤں کے نزدیک ولی کو اسقدر اختیار ہے کہ وہ جہاں چاہے اور جس طرح چاہے لڑکی کا رشتہ مناکحت کر دے لیکن پاک مذہب اسلام نے تمام دوسرے مسائل کی طرح اس مسئلہ میں بھی میانہ روی اختیار کی ہے۔ اور گو ولی کی رضامندی بھی ضروری ہے اور ناتجربہ کار نوعمر دُلہن کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ تجربہ کار لوگوں کے تجربے سے فائدہ اُٹھائے۔ مگر اس کے ساتھ ہی نہایت صاف الفاظ میں حکم دیا ہے کہ دُلہن کی رضامندی و پسندیدگی کے بغیر عقد نکاح مضبوط نہیں ہو سکتا چنانچہ رسول اللّٰہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تنکح الایّم حتّٰی تستامر ولا تنکح البکر حتّٰی تستاذن۔ یعنی بیوہ کا نکاح نہیں ہو سکتا تا وقتیکہ اُس سے مشورہ نہ لیا جائے اور باکرہ کا نکاح نہیں ہو سکتا تا وقتیکہ اُس سے اجازت نہ لی جائے۔

یہاں پر یہ بیان کر دینا بے محل نہ ہوگا کہ گو دلہن کی رضامندی کا مسئلہ متفق علیہ مسلّم ہے مگر ولی کی رضامندی کا مسئلہ مختلف فقہائے اسلام میں زیر اختلاف رہا ہے۔ شیعوں اور حنفیوں کے نزدیک یہ ضروری نہیں کہ ایک بالغہ و عاقلہ عورت اپنی شادی کے لیئے اپنے ولی کی رضامندی طلب کرے۔ چنانچہ ہدایہ میں لکھا ہے کہ "ایک بالغہ و عاقلہ عورت خواہ وہ مطلّقہ یا بیوہ ہو یا باکرہ اور خواہ وہ اپنے ولی سے اجازت لے یا نہ لے۔ خود اپنی رضامندی سے نکاح کر سکتی ہے" اور اسی وجہ سے فقہاء کے نزدیک جو شادی جبراً کر دی جائے وہ ناجائز نکاح متصوّر ہوتا ہے۔ اور بخاری و مسلم میں ایک حدیث آتی ہے جسکی روایت کرنے والی ایک عورت ہے اسکی شادی اسکے باپ نے جبراً اس کی منشاء کے خلاف ایک شخص سے کر دی اس نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور شکایت کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کو فسخ کرا دیا۔ اس حدیث کے آخر میں صاف وارد ہے کہ فردّ نکاحہ یعنی نکاح کو ردّ یا فسخ کر دیا۔ پھر ایسی ہی ایک اور حدیث دارقطنی میں حضرت جابرؓ سے مروی ہے۔ دونوں حدیثوں میں صرف فرق یہ ہے کہ پہلی صورت میں جس بیوی کا نکاح فسخ ہوا وہ ثیبہ تھیں اور دوسری صورت میں باکرہ۔

نیز حنفیوں کے نزدیک جو نکاح کسی نابالغ لڑکی کا باپ یا دادا کر دے وہ جائز نکاح ہے کیونکہ وہ خیال کرتے ہیں کہ باپ یا دادا نے بچہ کی شادی کرتے وقت اسکے بہترین مفاد کا خیال رکھا ہوگا اس لیئے ایسی شادی لڑکی کے بالغ ہونے پر فسخ نہیں ہو سکتی۔ ہاں یہاں پر یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر نابالغ لڑکی کا ولی دادا یا باپ نہ ہو بلکہ کوئی اور رشتہ دار ہو جس نے بچپن میں اسکی شادی کر دی ہو تو پھر اس صورت میں لڑکی بالغ ہو کر اپنا نکاح فسخ کرا سکتی ہے۔ ملاحظہ ہو قانون محمدی مصنفہ جسٹس عبدالرحیم صفحہ ۳۳۱۔ غرض حنفیوں اور شیعوں کے نزدیک عورت کا نکاح اسکے ولی کی رضامندی یا عدم رضامندی کے بغیر بھی ہو سکتا ہے۔ صرف بالغہ و عاقلہ عورت کی اپنی رضامندی ضروری ہے لیکن برعکس اس کے مالکیوں اور شافعیوں کے نزدیک یہ جائز نہیں کہ باکرہ لڑکی اپنے ولی کی رضامندی کے بغیر نکاح کرے البتہ انکے نزدیک ثیبہ یعنی بیوہ یا مطلّقہ کو اختیار ہے کہ وہ اپنی شادی محض اپنی ہی رضامندی سے کرے۔ باکرہ و ثیبہ کے درمیان فرق روا رکھنے کا باعث یہ ہے کہ اول الذکر کو اپنی ناتجربہ کاری

کے باعث کسی صاحب تجربہ ہمدرد مشیر کی ضرورت ہے مگر موخرالذکر کو اپنے سابقہ تجربہ اور واقفیت کے باعث اب ولی کی ضرورت نہیں وہ اپنی بہتری کو آپ عمدگی سے سمجھ سکتی ہے۔

امام شافعی اور امام مالک علیہما الرحمۃ اپنے خیال کا استدلال اس حدیث سے کرتے ہیں جسمیں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایما امراۃ نکحت بغیر اذن ولیھا فنکاحھا باطل فنکاحھا باطل فنکاحھا باطل۔ یعنی جس عورت نے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا اُس کا نکاح باطل ہوا۔ اُس کا نکاح باطل ہوا۔ اُسکا نکاح باطل ہوا۔

اب علماء کے اس اختلاف پر نظر کرنے اور مسئلہ زیر قلم کے تمام پہلوؤں پر غور کرنے سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ گو ولی کے اختیارات اسلام نے اسقدر نہیں رکھے کہ وہ ہندو باپ کی طرح کنیا دان دیدے یا یہ کہ اُسکی اجازت بھی ایسی ہی ضروری ہو جیسا کہ خود دُلہن کی رضامندی لازمی و ضروری ہے تاہم شریعت کا یہ منشاء معلوم ہوتا ہے کہ شادی کے معاملہ میں ولی کا مشورہ اور دخل (اور وہ خصوصیت کے ساتھ مشرقی ممالک میں جہاں عورتوں کی حالت مغرب سے بہت مختلف ہے) ضروری ہے۔ کیونکہ مصلحت زمانہ نے مسلمانوں کو جس پردہ کے لیئے مجبور کر رکھا ہے یا یوں کہو کہ جس سخت پردہ کا آج کل رواج ہے اُسکے ماتحت بالغہ و عاقلہ ناکتخدا لڑکیاں ابھی اس قابل نہیں کہ وہ اپنی زندگی بھر کے مناسب ساتھی کی خود تلاش کر سکیں اور پھر شادی کے ابتدائی مراحل مثلاً تقرر مہر وغیرہ کا براہِ راست فیصلہ کر سکیں۔

سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ جو تمام مسائل میں حکَم و عدل کا حکم رکھتے ہیں اس مسئلہ پر چشمہ معرفت حصہ دوم میں فیصلہ فرماتے ہیں کہ ولی کا ہونا خود عورت کیلیئے مفید اور ضروری ہے کیونکہ اگر وہ اپنی ناتجربہ کاری سے تھوڑی سی غلطی کر بیٹھے گی تو اُسکا خمیازہ اُسے عمر بھر بھگتنا پڑیگا۔ حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے الفاظ یہ ہیں:۔

"اب دیکھو کہ یہ کسقدر انصاف کی بات ہے کہ اسلام نے یہ پسند نہیں کیا کہ کوئی عورت بغیر ولی کے جو اس کا باپ یا بھائی یا کوئی اور عزیز ہو خود بخود اپنا نکاح کسی سے کر لے

عدم مساوات کا سوال

یہ سوال کہ طلاق کے معاملہ میں مرد و عورت کے درمیان مساوات روا نہیں رکھی گئی۔ چونکہ شادی ایک معاہدہ ہے بدیں وجہ اسلامی قانون شریعت کی رو سے ہر دو فریق مجاز ہیں کہ مخصوص حالات کے ماتحت عند الضرورت اس معاہدہ کی تنسیخ عمل میں لاسکیں اس تنسیخ کا نام قانون شریعت نے طلاق رکھا ہے۔ ہم حیران ہیں کہ شادی کو معاہدہ یقین کرنے والے لوگ کیوں یہ جانتے ہوئے کہ معاہدہ شادی کی تنسیخ کا نام طلاق ہے۔ اس مسئلہ پر اعتراض اُٹھانے اور اسلام کے پاک قانون پر نکتہ چینی کرنے لگتے ہیں۔ ہمارے معترض کہتے ہیں کہ اسلام نے مرد کو طلاق دینے میں بہت سہولتیں دے رکھی ہیں اور اُن کا خیال ہے کہ مرد جب چاہے رشتہ شادی کو توڑ سکتا ہے چنانچہ سیل جیسا شخص بھی باوجود قرآن کریم کا ترجمہ کرنے اور احکام شادی و طلاق سے واقف ہونیکے اس غلطی میں مبتلا ہوا ہے۔ اور لکھتا ہے۔ " اگرچہ موسوی شریعت کی طرح اسلامی قانون بھی مسلمان شوہر کو اجازت دیتا ہے کہ وہ چھوٹے سے چھوٹے امر غیر مطبوع پر اپنی بیوی کو طلاق دیدے تاہم مسلمان بیویوں کو اجازت نہیں کہ وہ اپنے شوہروں سے قطع تعلق کر سکیں تاوقتیکہ وہ بدسلوکی۔ عدم توجہگی گذارہ۔ نہ دینے نامردی یا کسی ایسے ہی ضروری نقص کا ثبوت پیش نہ کر سکیں "۔ اب اس عبارت میں ہمارے فاضل معترض نے اسلامی قانون کو غیر مساوات کے الزام کا مورد بنایا ہے۔ حالانکہ اس اعتراض کی حقیقت کچھ بھی نہیں کیونکہ گو عورت بوجہ ناقص الجسم ہونیکے ایک گونہ مرد کی مطیع ہے اور مرد کو اپنی برتر بناوٹ جسمانی و بہتر قویٰ کے باعث اُس پر ایک برتر درجہ حاصل ہے لیکن اسلامی قوانین شادی نے مرد پر ایک سے زیادہ ایسی قیود عائد کی ہیں کہ جن سے عورت کا پلہ اگر بھاری نہیں ہوتا تو قریب قریب مساوی تو ضرور ہو جاتا ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ مرد کو اگر عورت پر فوقیت ہے تو اس کا یہ منشاء نہیں کہ اُسے ہر قسم کے جبر و تعدی کی اجازت ہے بلکہ اُسکی فوقیت بلحاظ قوائے جسمانی اُسپر ایک ذمہ داری عائد کرتی ہے جسکی رو سے اُس کا فرض ہے کہ کمزور جنس کا محافظ و مددگار ہو نیز عورت کی جزوی محکومیت کا یہ منشاء نہیں کہ اُسکے حقوق سلب ہو جاتے ہیں بلکہ صرف یہ غرض ہے کہ وہ اپنی کمزوری و ناتجربہ کاری سے

جلد بازی کر کے اپنا نقصان نہ کر بیٹھے۔ پس فسخ نکاح کے معاملہ میں مرد و عورت کے اختیارات کو غیر مساوی سمجھنا غلطی ہے بلکہ انتظام کو قائم رکھنے اور کمزور جنس کو جلد بازی کے خطرہ سے محفوظ رکھنے کی غرض سے انہیں جزوی تفریق روا رکھی گئی ہے چنانچہ جسٹس عبدالرحیم فرماتے ہیں:۔

"ہر دو جنسوں کے تعلقات جو شادی کے ذریعہ قانونی صورت اختیار کر لیتے ہیں کچھ ایسے نازک اور ملائم واقع ہوئے ہیں کہ انکی متواتر نگہداشت ضروری ہے۔ اور چونکہ انپر ہی آیندہ نسل کی قسمت و بہتری کا مدار ہے۔ لہٰذا قانون نے انتظاماً ضروری سمجھا ہے کہ ایک فریق کو کم و بیش دوسرے پر فوقیت دے" قانون محمدی صفحہ ۳۲۷

اس سوال کا جواب حضرت مسیح موعودؑ نے چشمہ معرفت میں نہایت عمدگی سے دیا ہے لیکن قبل اسکے کہ ہم اس جواب کو ہدیہ ناظرین کریں۔ ہم سیل صاحب اور اُنکے ہم نوا یورپین معترضین سے دریافت کرتے ہیں کہ آیا یورپ نے طلاق کے معاملہ میں ہر دو جنسوں کو مساوی حقوق دیئے ہیں؟ اگر کوئی اور جواب نہ دے تو خیر ہم ہی اس کا جواب بھی دیتے ہیں اور جواباً لارڈ سینٹ ہیلیر پریذیڈنٹ عدالت طلاق کا قول نقل کر دیتے ہیں لارڈ موصوف فرماتے ہیں:۔

"مرد و عورت کو جن مختلف اسباب کے ماتحت طلاق دیجاتی ہے اُنپر بہت کچھ رائے زنی کی گئی ہے۔ اور دونوں حالتوں میں بے وفائی کا ثبوت حاصل کرنا ضروری متصور ہوتا ہے مگر بیوی کے معاملہ میں قانون نے اسکو مجبور کیا ہے کہ وہ جرم کے تشدد اور زیادتی کا بھی ثبوت دے ہمیشہ اس معاملہ میں اختلاف آرائے رہیگا کہ آیا ہر دو جنسوں کو اس معاملہ میں مساوی حقوق ملنے چاہیئے یا نہ۔ ایک گروہ کہہ سکتا ہے کہ انصاف مساوات کا متقاضی ہے۔ اور دوسرا کہہ سکتا ہے کہ شادی ایک مشروط معاہدہ ہے۔ لیکن قانون نے جو تفریق روا رکھی ہے اُس کا منشاء صاف ظاہر ہے۔ قانون چاہتا ہے کہ بیوی کو صرف اُسی صورت میں طلاق لینے کی اجازت ہوگی جبکہ میاں بیوی کی باہمی مصالحت کی کوئی صورت نہ دکھائی دے اور نہ ہی مصالحت کرانا مناسب ہو ہوس اُوف لارڈز کا وضع قانون کے وقت بلاشبہ یہی منشاء تھا۔"

اب ہمارے مغربی معترضین کو مناسب تو یہ تھا کہ پہلے اپنی آنکھ کا شہتیر دیکھتے اور غور کرتے کہ کس طرح دانایان یورپ بھی آخر وہی کرنے لگے ہیں جو اسلام نے آج سے کئی سو برس پہلے دنیا کو قانون کی صورت میں دیا تھا۔

ہم وعدہ کر چکے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کے پاک کلمات جو اس سوال کے جواب میں لکھے گئے ہیں ہدیہ ناظرین کریں، اسلیئے ہم حسب وعدہ اُنکو یہاں نقل کرتے ہیں۔ وہ یہ ہیں :-

”مرد کا عورت کی زندگی کے تمام اقسام آسائش کا متکفل ہو جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے وعلی المولود لہٗ رزقھنّ وکسوتھنّ یعنی یہ بات مردوں کے ذمہ ہے کہ جو عورتوں کو کھانے کے لیئے ضرورتیں ہوں یا پہننے کے لیئے ضرورتیں ہوں۔ وہ سب اُنکے لیئے مہیا کریں اس سے ظاہر ہے کہ مرد عورت کا مربّی اور محسن اور ذمہ وار آسائش کا ٹھہرایا گیا ہے اور وہ عورت کے لیئے بطور آقا اور خداوند نعمت کے ہے اسی طرح مرد کو بہ نسبت عورت کے فطرتی قویٰ زبردست دیئے گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے مرد عورت پر حکومت کرتا چلا آیا ہے اور مرد کی فطرت کو جسقدر باعتبار کمال قوتوں کے انعام عطا کیا گیا ہے وہ عورت کی قوتوں کو عطا نہیں کیا گیا۔ اور قرآن شریف میں یہ حکم ہے کہ اگر مرد اپنی عورت کو مروّت اور احسان کی رو سے ایک پہاڑ سونے کا بھی دے تو طلاق کی حالت میں واپس نہ لے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اسلام میں عورتوں کی کسقدر عزت کیگئی ہے ایک طور سے تو مردوں کو عورتوں کا نوکر ٹھہرایا گیا ہے اور بہرحال مردوں کے لیئے قرآن شریف میں یہ حکم ہے کہ عَاشِرُوھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ یعنی تم اپنی عورتوں سے ایسے حسنِ سلوک سے معاشرت کرو کہ ہر ایک عقلمند معلوم کر سکے کہ تم اپنی بیوی سے احسان اور مروّت سے پیش آتے ہو۔

علاوہ اسکے شریعت اسلام نے صرف مرد کے ہاتھ میں ہی یہ اختیار نہیں رکھا کہ جب کوئی خرابی دیکھے یا ناموافقت پاوے تو عورت کو طلاق دیدے بلکہ عورت کو بھی یہ اختیار دیا ہے کہ وہ بذریعہ حاکم وقت کے طلاق لیلے۔ اور جب عورت بذریعہ حاکم کے طلاق لیتی ہے تو اسلامی اصطلاح میں اُسکا نام خلع ہے۔ جب عورت مرد کو ظالم پاوے یا وہ اسکو ناحق مارتا ہو یا اور طرح سے ناقابل برداشت بدسلوکی کرتا ہو یا کسی اور وجہ سے ناموافقت ہو یا وہ مرد دراصل نامرد ہو یا تبدیل

مذہب کرے یا ایسا ہی کوئی اور سبب پیدا ہو جائے جسکی وجہ سے عورت کو اُسکے گھر میں آباد رہنا ناگوار ہو تو ان تمام حالتوں میں عورت یا اُسکے کسی ولی کو چاہیئے کہ حاکمِ وقت کے پاس یہ شکایت کرے اور حاکم وقت پر یہ لازم ہوگا کہ عورت کی شکایت واقعی درست سمجھے تو اُس عورت کو اُس مرد سے اپنے حکم سے علیحدہ کر دے اور نکاح کو توڑ دے لیکن اس حالت میں اُس مرد کو بھی عدالت میں بلانا ضروری ہوگا کہ کیوں نہ اُسکی عورت کو اُس سے علیحدہ کیا جائے۔

اب دیکھو کہ یہ کسقدر انصاف کی بات ہے کہ جیسا کہ اسلام نے یہ پسند نہیں کیا کہ کوئی عورت بغیر ولی کے جو اُس کا باپ یا بھائی یا اور کوئی عزیز ہو خود بخود اپنا نکاح کسی سے کرے ایسا ہی یہ بھی پسند نہیں کیا کہ عورت خود بخود مرد کی طرح اپنے شوہر سے علیحدہ ہو جائے بلکہ جدا ہونیکی حالت میں نکاح سے بھی زیادہ احتیاط کی ہے کہ حاکم وقت کا ذریعہ بھی فرض قرار دیا ہے تا عورت اپنے نقصان عقل کی وجہ سے اپنے تئیں کوئی ضرر نہ پہنچا سکے ؛؛

قبولیّت دُعا کا ایک نمونہ
ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت

مادہ پرست لوگ خدا کو انسان سے بھی کمزور سمجھتے ہیں

ہمارے زمانہ کی مادہ پرست دنیا میں بہت ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان نہیں رکھتے ہیں پھر جو ایمان رکھنے کا دعویٰ کرتے ہیں اُنمیں سے بہت ہیں جو خدائے تعالیٰ کو انسان سے بھی زیادہ کمزور سمجھتے ہیں یعنی اُنکے نزدیک انسان کو تو یہ مقدرت ہے کہ وہ سائل کے سوال کو پورا کرے اُسکی مخلصانہ التجا اور عاجزانہ التماس پر توجہ کرے مگر خداوند تعالیٰ کی ذات نعوذ باللہ اس قدرت و صفت سے عاری ہے کہ وہ اپنے عتبہ عالیہ پر جبہ سائی کرنیوالوں کی آواز

پر کان دھرے یا بالفاظ دیگر یوں کہو کہ مادہ پرست انسان یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ تو سائل کے سوال کو پورا کر سکتے ہیں مگر خدائے تعالیٰ دعا قبول نہیں کرتا اور اس طرح گویا ذات باری کو جو قادر وقیوم و مبدء و منبع فیوض ہے انسان سے بھی کمزور خیال کرتے ہیں۔

خدا خود رہنمائی کرتا ہے

مگر خدائے تعالیٰ جو رحیم و کریم رب العالمین ہے وہ اپنی گمراہ مخلوق کی راہنمائی کے لیئے وقتاً فوقتاً ایسے انسان پیدا کرتا رہتا ہے جو مادہ پرست دنیا کو دکھا دیتے ہیں کہ ہستی باری کا وجود ہے اور وہ بولنے والا دعائیں سُننے والا وجود ہے جب انسان اضطراب میں دعا کے لیئے ہاتھ اُٹھاتا ہے اور سائلِ درگاہ ہو کر خیرات کا طلبگار ہوتا ہے وہ اُسکی مدد کرتا اور اُس کے سوال کو پورا کرتا ہے۔ اور یہ مطہر وجود جنکو مامورین من اللہ کے نام سے پکارا جاتا ہے دنیا کو خدا کے کلام معجز نظام

(انی اجیب دعوت الداع اذا دعان

یعنی جب دعا کرنیوالا دعا مانگتا ہے تو ہم اُسے شرف قبولیت بخشتے ہیں)

کی صداقت کا قائل بناتے ہیں۔ اور خدائے تعالیٰ بھی اُنکی دعاؤں کو سُنکر مادہ پرست قلوب پر رُعب طاری کرتا ہے اور ہزار ہا نشانات دکھا کر حق کو حق اور باطل کو باطل کر دکھاتے ہیں اور اس طرح گمراہ دنیا کو عین ظلمت و تاریکی کے وقت اپنے نور ہدایت کے ذریعہ جادہ ہدایت پر چلاتے ہیں۔

خدا نے اب بھی دنیا کی راہنمائی کی ہے

اس قدیم سُنت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ہمارے زمانہ کو بھی ایک پاکباز مطہر وجود کی بعثت سے معزز فرمایا اور اُس کے ذریعہ قبولیت دعا کے بے شمار نشانات دکھا کر دنیا کو اپنی ہستی اور قدرت کا ثبوت دیا ہے اور زمین کے ہر بر اعظم پر نشانات کی بارش کر کے بتا دیا ہے کہ ہم ہیں اور ہم سُنتے ہیں۔ اس فرستادہ الٰہی کے نشانات و قبولیت دعا کے ثبوت دیکھنے ہوں تو اُسکی تحریروں میں دیکھو اور نور ہدایت حاصل کرو۔ تم رسالہ دعا کو پڑھ جاؤ تم تریاق القلوب کا ملاحظہ کرو اور پھر حقیقۃ الوحی کے صفحات پر نظر ڈالکر دیکھو تمھیں معلوم ہو جائیگا کہ خدا نے اب بھی دنیا کی راہنمائی کی اور چاہا ہے کہ لوگ اُسے پہچانیں اُس سے ہی اپنی مرادیں مانگیں۔

خلفاء اپنے آقا کا آئینہ ہوتے ہیں

گو آج وہ خدا کا مامور اور فرستادہ ہمارے درمیان نہیں لیکن جس طرح اُس کا وجود اپنے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت عزت اور قرب الٰہی کا نمونہ تھا اسی طرح اُسکے خلفاء کی ذات ہمارے لیئے خدانمائی اور خداشناسی کی مؤید ہوئی اور مؤید ہے چنانچہ ہم نے دیکھا حضرت خلیفہ اول مولانا علامہ نورالدین رضی اللہ عنہ کی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ نے شرف قبولیت بخشا اور ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارا موجودہ خلیفہ جو خلفاء کی شکل میں ظاہر ہونے والی قدرت ثانیہ کا مظہر دوم ہے خود از سرتاپا قبولیت دعا کا نشان ہے اور پھر دعائیں کر کے اور اُنکی قبولیت دکھا کر ہم پر واضح کرچکا اور کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہے وہ بولتا اور سُنتا ہے۔

غرض خلفاء اپنے طرز عمل اور دعا و استجابت دعا کے نمونوں سے ظاہر کرتے ہیں کہ وہ اپنے آقا کا آئینہ ہیں۔

حضرت خلیفۂ اول کی ایک دُعا

چونکہ مضمون زیر قلم میں ہمیں قبولیت دعا کا ایک نمونہ پیش کر کے حضرت اولوالعزم کی خلافت حقّہ کی صداقت ثابت کرنا ہے۔ اس لیئے ہم محض اُس شخص کی دعا کو پیش کرتے ہیں جو غیر احمدیوں کے نزدیک مسلّمہ متقی و بحرالعلوم تھا اور احمدی جماعت کا مسلّمہ پیشوا و امام تھا تاکہ وہ بھی جو فضل عمر سے نفار رکھتے اور خدا کے ایک نشان کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں فائدہ اُٹھائیں۔

دیکھو! نورالدین اعظم زندہ مگر بیمار ہے اُسکے سامنے جماعت احمدیہ کے اندر فتنہ برپا کرنے والوں کی حرکات کا نقشہ ہے اور اُسکی آنکھ اسلام کی نازک حالت کا مشاہدہ کرتی ہے اُس کا دل قوم احمدؐ اور ملّت خیرالانامؐ کی بہتری کے لیئے بیتاب ہے۔ ایسی حالت میں جوش قلب اضطراب کا رنگ اختیار کر لیتا ہے اور مفصلہ ذیل کلمات کلکِ معارف نگار کی مدد سے رُخ قرطاس کو مزین کرتے ہیں۔

فرمایا ”آج مجھے بہت تکلیف ہوئی مَینے سمجھا اب مَیں دنیا میں نہیں رہونگا۔ سو مَینے دو رکعت نماز پڑھی اور الحمد شریف کے بعد پہلی رکعت میں سورۃ الضحیٰ اور دوسری رکعت میں الم نشرح لک پھر مَینے یہ دعا کی۔ الٰہی ہم پر ہر طرف سے غدر ہو گیا پھر مَیں نے تین بار

لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم لا الٰہ الا اللہ رب العرش الکریم
لا الٰہ الا اللہ رب السمٰوٰت والارض ورب العرش العظیم
اسئلک بموجبات رحمتک وعزائم مغفرتک والغنیمۃ من
کل بر والسلامۃ من کل ثم لا تدع لی ذنبا الا غفرتہ ولا ھما
الا فرجتہ ولا حاجۃ ھی لک رضا الا قضیتھا یا ارحم الراحمین۔

اس کے بعد مَیں نے دعا مانگی :-

دُعا :- الٰہی اسلام پر بڑا تبر چل رہا ہے مسلمان اوّل تو سُست ہیں پھر دین سے بےخبر۔ اسلام - قرآن - نبی کریمؐ سے بےخبر ہیں - تو انہیں ایسا آدمی پیدا کر جسمیں قوّت جاذبہ ہو۔ وہ کاہل و سُست نہ ہو۔ ہمت بلند رکھتا ہو۔ باوجود ان باتوں کے وہ کمال استقلال رکھتا ہو۔ دعاؤں کا مانگنے والا ہو۔ تیری تمام رضاؤں یا اکثر کو پورا کیا ہو قرآن وصحیح حدیث سے باخبر ہو۔ پھر اسکو ایک جماعت بخش اور وہ جماعت ایسی ہو جو نفاق سے پاک ہو۔ تباغض انمیں نہ ہو اس جماعت کے لوگوں میں بھی جذب - ہمت اور استقلال ہو - قرآن وحدیث سے واقف ہوں اور ان پر عامل ہو اور دعاؤں کے مانگنے والے ہوں - ابتلاء تو ضرور آوینگے - ابتلاؤں میں انکو ثابت قدمی عنایت فرما - اور ان کو ایسے ابتلا نہ آویں جو انکی طاقت سے باہر ہوں گے

اس دُعا کا خلاصہ | اس دعا میں سیّدنا حضرت خلیفۃ اوّل نے دعا مانگی ہے کہ یا الٰہا میرے بعد اُمّت احمدؐ کے اندر ایک خلیفہ پیدا کر جو اولوالعزم ہو۔ صاحب استقلال ہو دعائیں مانگنے والا ہو۔ عالم قرآن وحدیث ہو (اور یہی مضمون بہ تغیر الفاظ آپنے اپنی وصیت میں لکھا تھا) پھر آپنے اپنے مولا سے التجا کی ہے کہ اس خلیفہ کو ایسی جماعت بخش جو اپنے اخلاص و محبت میں اور جذب وہمت میں اپنی نظیر آپ ہوں - اس دعا کے ساتھ ہی آپکے سامنے ابتلاؤں کا خطرہ بھی آگیا ہے اسلئے آپنے دعا فرمائی کہ الٰہی اس جماعت کو ابتلاؤں میں ثابت قدم رکھنا -

اس دعا کی قبولیّت | آخر اس دعا کا مانگنے والا پاک انسان دنیا سے رخصت ہو گیا اسکی آنکھ بند کرتے ہی ابتلاؤں کا دَور شروع ہوا جماعت احمدیہ پر ایک زلزلہ آیا - مضبوط سے

مضبوط آدمی بھی ایک آن کے لیئے چکرّ کھا گیا۔ ایسی حالت میں دعائیں سُن لیں ہماری خدا کا درنے
اور ایک مردجری کو بھیجدیا۔

خلیفۂ ثانی وہ منصب خلافت پر متمکن ہوُا۔ کوئی وجاہت مخالفت۔ تکلیف۔ مالی تنگی اس کے استقلال اور عزم پر اپنا اثر نہیں کر سکی۔ کسی ابتلا نے اسکی ثابت قدمی کو متزلزل نہیں کیا اس نے تھوڑے سے وقت میں خدا کے فضل ورحم سے وہ کچھ کرکے دکھا دیا جو برسوں کا کام تھا اُس نے اسلام پر تبر چلتے دیکھا اور جابجا داعیان اسلام کا تقرر کر دیا اور کرایا ہے۔ اُس نے منارۃ المسیح کی ظاہری تکمیل کرکے دنیا کو دکھا دیا کہ اب اسلام کی فتوحات کا وقت آگیا اور

'پائے محمدیاں برمنار بلند تر بلند تر محکم افتاد'

کے پورا ہونے کا زمانہ آگیا۔ پھر خدا نے اُسے وہ جماعت دی جو حضرت خلیفۂ اوّل کی دعا کے ایک ایک لفظ کو پورا کر رہی ہے۔

خلیفۂ ثانی کی مخلص جماعت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخلص خدام اور پُرانے احمدیوں میں جو ایثار و قربانی کی روح خلافت ثانی میں نئے سرے سے پھونکی گئی ہے اُس کا ذکر ہم یہاں نہیں کرتے۔ یہاں ہم صرف چند ایک ایسے عقیدت کیشوں کے نامۂ اخلاص کا خلاصہ درج کرتے ہیں جنہوں نے حال ہی میں احمدؐ کی غلامی کا فخر حاصل کیا ہے۔ اور جو موجودہ خلافت ہی میں سلسلہ عالیہ کے اندر داخل ہوئے ہیں چنانچہ ان نومبایعین کے نمونہ ہائے اخلاص ملاحظہ ہوں۔

سکرٹری انجمن احمدیہ کولمبو لکھتے ہیں:۔

سیلون " جہالت اور روشنی میں جنگ ہو رہی ہے ہم کو بائیکاٹ کرنے کے منصوبے ہو رہے ہیں ہم کو دجّال کی جماعت کے نام سے یاد کیا جارہا ہے ایک باقاعدہ جماعت ہماری مخالفت کے لیئے قائم ہوگئی ہے۔ مگر ہم خدا پر بھروسہ رکھتے ہیں اور آخر دم تک لڑنے کا عزم بالجزم کر چکے ہیں "

ماریشس ماریشس کے ایک مخلص دوست تحریر فرماتے ہیں " مخالفت ہو رہی ہے لوگ دشمنی کرتے ہیں مگر ہم تو خواہ گھٹنوں تک خون میں کھڑا ہونا پڑے حق کی حمایت پر قائم

رہیں گے۔"

نیز سکرٹری انجمن احمدیہ روز ہل ماریشس نے اُردو پڑھنا اور لکھنا سیکھ لیا ہے اور وہ اپنی اُردو دستخط میں لکھتے ہیں:۔

"حضور دعا فرماویں تا کہ زکام دُور ہو تا کہ مَیں قرآن شریف پر محنت کر سکوں۔ اور فرانس کیلئے تیاری کر سکوں۔ کیونکہ میرے دل میں احمدیت پھیلانے کا سخت جوش ہے مجھے ان غیر مبائعین پر سخت رہ رہ کر افسوس آتا ہے کہ کس طرح انہوں نے احمد کو دنیا پر فروخت کر دیا یہ اب قرآن۔ حدیث۔ اور کتب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چھوڑ کر لوگوں کی راؤں کو سند قرار دے رہے ہیں انکی مثال ٹھیک غیر احمدی علماء کی سی ہے جو قرآن ہوتے ہوئے تفسیروں سے حیات مسیح ثابت کر رہے ہیں قرآن۔ حدیث اور کتب مسیح موعودؑ کے ہوتے ہوئے کسی احمدی کی رائے کا کیا اثر ہو سکتا ہے۔"

مالابار جنوبی ہند کے مغربی ساحل پر ملک مالابار میں اللہ تعالیٰ نے جو مخلص جماعت پیدا کی ہے اُس کے ایک فرد کی تحریر سے ذیل کا اقتباس دیا جاتا ہے۔

جماعت احمدیہ کنا نور پر ہر طرح کے مظالم توڑے جا رہے ہیں پتھر پڑتے ہیں۔ گھر سے باہر نہیں نکل سکتے۔ لڑکے مدرسوں میں نہیں جا سکتے احمدیوں کو سر بازار زدوکوب کیا جا رہا ہے ایسے وقت حضرت فضل عمر کا ایک خادم کنا نور سے لکھتا ہے۔ "اگر میرا جسم ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے تو بھی حق سے نہیں رکونگا۔"

پھر اظہار اخلاص کرتے ہوئے یہی خادم اپنی نو تحصیل کردہ اُردو میں لکھتا ہے:۔

"اور پھر ایک درخواست عاجز کا یہ ہے کہ ۵۔ دسمبر ۱۹۱۵ء کا الفضل میں۔ الحمد للہ کہ حضرت اقدس ایدہ اللہ کی صحت اب درست ہے۔ گذشتہ اشاعت میں نزلہ کی شکایت غلطی سے لکھی گئی تھی۔ در اصل۔ بہت جاگنے اور کام کی زیادتی سے طبیعت کسل مند ہو گئی تھی۔ حضور نے فرمایا کہ جب سے اپریشن ہوا ہے نزلہ کی شکایت بفضل خدا کبھی نہیں۔ اللہ تعالیٰ آں محترم کی صحت وقوت ہمیشہ برقرار رکھے آمین ثم آمین یا اللہ۔" یہ عاجز و مسکین نے اتنا تک پڑھنے میں عاجز کا قلب پوٹ پوٹ کر آنکھوں میں سے بہت آنسو نکلا بہت درد دکھ لگا

ہوئا ہے غور کرنے میں اپریشن کا ایک خیال میں۔ اور کام کی زیادتی سے طبیعت کسل مند ہوگیا ہے۔ اس کا ایک فکر۔ پھر آنسو جاری ہونیکا سبب یہ ہی ہے۔ مگر یہ بہت تعجب ہوتا ہے۔ کیا اسکا معنی ہوتی ہے۔ حضور شریف علیہ السلام سے محبت عاجز بندہ کو جتنا تک ہے وہ ٹھیک خدائے ملک العلام و ربّ العالمین وہ خود جانتا ہے۔ اسواسطے عاجز کو کیا پانچ سطر پڑھنے میں۔ رونا آنا کیوں؟ عاجز خادم کا دل تسلّی کا واسطے جواب جلدی رحم فرماکر لکھ بھیجنا درخواست کرتی ہوں؟"

"اللہ تعالیٰ ہمارا حضرت جو خلیفہ ثانی کو جو ہمارا بنام فضل عمر کا اے یا اللہ تو ہی ہے کل عالم کو تیرا ارادہ سے سب کا مطلب پورا کر دینے والا۔ ایسا ہی تُونے یا خدا فضل عمر کا زندہ و صحت میں طویل رکھے کیونکہ آں حضرت خلیفہ ثانی صاحب تیرا مخلوق جو ہمارا دل کو تیرا فرقان الاعظم کا معرفت تونے دیا وہ ہم کو بھی خوب تعلیم دیتا وہی دنیا میں پھیل لاتا ہو وہ پورا کرنیکا واسطے۔ تو ہی اے یا خدا زندہ و صحت قائم ہر کام میں و مشغول میں برکت نازل کرے آمین آمین آمین یا رب العالمین الحمد للہ۔

نعم البدل ان چند پُر اخلاص اقتباسات کے بعد ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ محض تحدیث بالنعمت کے طور پر اور حضرت خلیفۂ اوّل رض کی دعا کے اثر قبولیت کے ثبوت میں ایک نہایت مخلص تعلیم یافتہ بنگالی نومبایع کا (جنکو اگر ہم نعم البدل کہیں تو بے جا نہ ہوگا) خط ہدیہ ناظرین کریں اور دکھائیں کہ خدا نے کس طرح خلیفۂ اول کی دعا کو لفظاً و معناً سُنا ہے۔ مذکورۃ الصدر مخلص دوست ( ) نے محض حضرت خلافت مآب سے خط و کتابت کرنے اور حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کو اُردو سے انگریزی لباس پہنانے کی غرض سے اُردو زبان سیکھی ہے اور اپنی نو تحصیل کردہ اُردو میں حضرت کے حضور لکھتے ہیں:۔

"حضور کسی کم ظرف کو گر بڑی خواب آوے تو تکلیف کے بغیر اور کچھ ہاتھ نہیں آتی۔ حضور مجھے یاد ہے کہ جب کالج میں تھے جبکہ ہم چند دوست مسلمانوں کا موجودہ حال پر غور کرکے یہ فیصلہ پر پہنچا تھا کہ اب بغیر کوئی مامور کے یہ حالت درست ہونے کی نہیں اور یہ خواہش ظاہر کرتے تھے کہ کاش کہ کوئی مامور کو خدا اسوقت بھیجتا تو ہم سب ساتھ ہو جاتے۔ افسوس خدا

کا مامور موجود تھا اور اندھے نے نہیں دیکھا۔ یہ اپنے کرتوت کا وبال تھا۔ پھر خدا نے رحم کیا اور آخر گھاٹ کو دکھا دیا۔ اب پھر گھاٹ سے دُور رہنا حد درجہ کی کم بختی ہو گی۔ حضور دل مانگتا ہے کہ کاش کہ خدا توفیق دیتا تو باقی حضور کے قدم میں کٹواتے۔ قادیان میں رہ کر کیا ہو گا؟ دل میں ایک سوال تھا تو خدا نے تین چار دن ہوا جواب ملایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کا ۲۹۔ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء خطبہ تھا۔ آپ نے فرمایا "تم چاہتے ہو کہ اشتہاروں اور کتابوں ہی پڑھکر فائدہ اُٹھالو۔ اور انہیں ہی کافی سمجھو۔ مَیں سچ کہتا ہوں اور قسم کھاکر کہتا ہوں کہ ہرگز نہیں؟ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے بے فائدہ اپنے وطنوں اور عزیز و اقارب کو چھوڑا تھا۔ پھر تم کیوں اس ضرورت کو محسوس نہیں کرتے۔ کیا تم ہمکو نادان سمجھتے ہو جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ کیا ہماری ضرورتیں نہیں؟ کیا ہم کو روپیہ کمانا نہیں آتا۔

دعاؤں سے فائدہ پہنچ جاوے تو پہنچ جاوے۔ مگر صحبت سے نہیں رہنے سے تو کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا۔

رزائل سے بچنے اور فضائل کو حاصل کرنے کی بے تعداد ضرورت ہے۔ اور یہ بات حاصل ہوتی ہے کسی برگزیدہ انسان کی صحبت میں رہنے سے جسکو خدا نے اس ہی کام کیلیئے مقرر کیا ہو"

حضور یہ جاہل کو اپنے گناہوں کے وبال میں نبی کی صحبت حاصل نہیں ہوئی۔ اب وہ غفور خدا یہ کرے کہ اُنکے اصحاب و خلیفہ کی صحبت میسّر کر دے۔

حضور ایک طرف لاعلمی۔ لاعقلی۔ کمزوری۔ نفس پرستی کی سعی اور دوسری طرف یہ امید کہ متقی اور مومنوں کی صحبت میں رہوں علم قرآن و دین حاصل کروں۔ اور تا موت اسی میں گذاروں۔ حضور چھوٹے مُنہ میں بڑی بات کہنا ہے۔ لیکن وہ رحیم و رحمٰن جس نے مجھے ایسے ایسے کبیرہ گناہوں کے بعد بھی شیطان کا حوالہ نہیں کیا بلکہ اپنی رحمت سے دل مایوس نہیں ہوتا۔ اے خدا تو آسان کر دے میرا کام اور میری کمزوری اور وسوسہ دُور کر اور مراد کو پہنچا۔

اور اے خلیفہ تیرے آقا نے بھی آیا تو دنیا کو اپنی طرف بلانے کو ہی آیا۔ تو مجھے مت ہٹکا۔ بلکہ میرے لیئے دعا کہ کہ خدا میرا کام آسان کرے میرا وسوسہ دُور کرے ہمیں اپنی ذات کی اور اُسکے ماموروں کے لیئے محبت دے۔ میری بدفعلی تو گر جاننا تو دروازہ سے ہٹکا دینا۔

لیکن خدانے رحم کیا تو رحم کر اپنے دروازہ سے مت ہٹا۔

ضرور خدانے دنیا میں فرضیں بہت دی اور خدا کا جوئے سے گردن نکالنے کا خواہش بھی نہیں۔ لیکن میرے دل نہیں لگ رہا۔ خدا معاف کرے۔ گر یہ بیماری ہے تو صحت کے لیئے چھٹی پر جانا چاہیئے اور اگر یہ بےچینی خدا کی طرف سے ہے تو سستی کرنا بیجا ہے۔ اے میرے آقا تو ناراض مت ہو بلکہ میرے لیئے دعا کر اور مجھے بلالے۔

خدا تجھ پر اپنا ابر رحمت ہمیشہ رکھے۔ اور تیرا مرتبہ بلند کرتا جائے اور قرب و بہترین نعمت عطا فرمادے۔ آمین

تیرا نالائق غلام ایم۔ اے

ایک اور مخلص کا خط محولہ بالا پُر اخلاص خط کے بعد ہم صرف ایک اور نومبایع اور تازہ بیعت کردہ مخلص احمدی کے انگریزی خط سے چند سطریں ترجمہ کرتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں:۔

"سیدی و مولائی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ،

مَیں حیران ہوں کہ حضور کی مہربانی کا شکریہ کس طرح اور کن الفاظ میں ادا کروں جبتک مَیں مبارک مدینۃ النبی قادیان میں رہا

حضور نے ابتداء سے اخیر تک نہایت غریب نوازی سے کام لیا۔ میرا دل امنگوں اور سرور سے بھرا ہوا ہے اور مَیں خدائے تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ منبع فیوض و برکات ذات حضور پر ہزاروں ہزار برکات نازل فرمادے۔

نوروز کے موقعہ پر میرے بھائی کو حضور وائسرائے کی طرف سے خانصاحب کا خطاب ملا ہے مگر میرے آقا! مَیں بھی کس قدر خوش قسمت ہوں کہ میرے بھائی کو جسدن شاہ انگلستان کے نائب کی طرف سے خطاب ملا۔ اُسی دن شاہ زمین و آسمان کے مامور کے نائب کی طرف سے میری عزت افزائی کی گئی۔

حضور۔ میرے بھائی کے لیئے بھی دعا کریں کہ خدائے تعالیٰ اُسے شاہ زمین و آسمان کے مامور کے سلسلہ میں اُسکے نائب کے ہاتھ سے دینی عزت کا خطاب عنایت کرے۔"

حضور کا نہایت ادنیٰ غلام

(سبحان اللہ کیسا دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا جوش و اخلاص ہے)

نتیجہ و سبق ناظرین! آپنے ملاحظہ فرمایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ایک مضطرب دل کی دعا کو سُنا ہے اور کس طرح اُس کے مطابق ایک انسان کو کھڑا کر کے اُنہی اوصاف سے مزین کیا ہے جس کی دعا مانگنے والا تمنا کرتا ہے۔ اور پھر کس طرح اُس کو وہ مخلص جماعت عنایت فرمائی ہے جو دین حق کی اشاعت کا جوش رکھتی ہے اپنے خلیفہ و پیشوا پر جان فدا کرنے کے لیئے تیار اور حقیقی معنوں میں دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے لیئے تیار ہیں۔

پھر کیا اے دنیا کی محبت پر گرنے والو! اے مادہ و اسباب پرست زمینی لوگو! تم اب بھی یقین نہ کرو گے کہ خداوند خدا نہ صرف بنی اسرائیل کا خدا بلکہ کل جہانوں کا خدا اور وہ خدا جس نے محمد رسول اللہ صلعم کے ذریعہ سے دنیا کو اپنا مُنہ دکھایا پھر احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے اس آخری زمانہ میں ظاہر ہُوا۔ آج بھی زندہ اور دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے پس طالب حق اُٹھ اور اس خدا کے قدموں میں گر۔ کونوا مع الصادقین پر عمل کر کے اُس شخص کے پاس آ جس پر ؎

هزار سرزنی و مشکلے نگردد حل

چو پیش او بردی کار یک دعا باشد

کا اطلاق ہوتا ہے۔

وہ خدا کا ایک نشان پیشگوئیوں کا پورا کرنے والا اور دعاؤں کا مانگنے والا ہے۔ خدا نے اُسکی دعائیں سُنیں اور سُنتا ہے پس تجھے لازم ہے کہ اُس کا دامن پکڑے اور خدا کا ہو جائے اور دعا کے ہتھیار کو مضبوط پکڑ کر فتوحات حاصل کرے۔

دیکھ! لارڈ ٹینیسن نے تو مدت ہوئی اسے محض سُن کر کہا تھا میں مشاہدہ اور تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ۔

"دعا سے اسقدر کام ہو سکتے ہیں کہ جنکو بشر تصور میں بھی نہیں لا سکتا۔" ہاں ضرورت ہے کہ تو اُس خدا کو مان لے جو فرماتا ہے ادعونی استجب لکم

اللہ تعالیٰ پر ایمان کا
سب سے بڑا مومن کا

انبیاء میں بھی مدارج ہیں۔

میرے عزیز! تو جانتا ہے کہ خدا نے دین و دنیا میں سلسلہ مدارج رکھا ہے۔ اگرچہ خدا کے پاکباز رسول ہماری طرح کے انسان ہوتے ہیں مگر وہ انسان اپنے ہمجنسوں پر فوقیت رکھتے ہیں اور خدا انکو کہتا ہے قل انما انا بشر مثلکم یوحی الیّ یعنی کہدے میں تمہاری طرح کا انسان تو ہوں مگر خدا نے مجھے اپنی وحی کے انعام سے عزت دیکر معزز بنا دیا ہے۔

پھر وہ جو دنیا کو خدا تعالیٰ کی طرف بلاتے ہیں خود اس خدا پر ایمان رکھتے اور وانا اول المؤمنین کی صدا بلند کرتے ہیں۔ اب انبیاء کے اس مقدس گروہ میں بھی امتیاز ہے اور ارشاد باری ہوتا ہے

فضلنا بعضھم علیٰ بعض

یعنی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے بعض انبیاء کو بعض پر فوقیت دی ہے۔

پس یاد رکھنا چاہیے کہ انبیاء کے پاک گروہ میں بھی بعض کو بعض پر فوقیت ہے اور یقیناً ایک ہے جو سب سے بڑا اور سید المرسلین و خاتم النبیین ہے۔

محمد رسول اللہ کی عظمت پر ایک دلیل

لیکن دعویٰ بلا دلیل لاشئے اور جسم بے جان کی مانند ہے لہذا آؤ ہم دکھائیں کہ مکہ میں مبعوث ہونیوالا نبی کس طرح تمام انبیاء کا سردار ہے

میں کہہ سکتا ہوں کہ اُس صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ تھا۔

(۱) یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا (لوگو! میں تم سب کی طرف رسول ہوں) اور ایسا دعویٰ کسی دوسرے نبی کا نہیں۔

(۲) فاتوا بسورۃ من مثلہ (قرآن جیسی ذرا ایک سورہ تو بنا لاؤ) ایسا دعویٰ کسی اور نبی کا نہیں اور نہ آجتک کسی کو جھوٹ سے بھی اس دعویٰ کو جھٹلانے کی جرأت ہوئی۔

پھر میں کہہ سکتا ہوں کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اور راستباز کامیاب ہوتا ہے۔ ان معیار ہائے صداقت کے بموجب جب آنحضرت صلعم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی حالت اور آپکی بے نظیر کامیابی

کا دوسرے انبیاء سے مقابلہ کیا جائے تو لامحالہ پیغمبر عربی علیہ التحیات السلام کی فوقیت و عظمت کا قائل ہونا پڑتا ہے۔ لیکن یہاں پر میں صرف ایک ہی دلیل آپکی عظمت و فوقیت کے ثبوت میں پیش کرتا ہوں اور وہ آپکا ایمان باللہ ہے۔

حضرت مسیح ؑ اور محمد رسول اللہ ؐ

اسمیں کلام نہیں کہ خدائے تعالیٰ نے دنیا کی کوئی قوم بھی ایسی نہیں چھوڑی جہاں کوئی نبی مبعوث نہ کیا ہو مگر اُس پاک گروہ میں سے دو وجود ایسے ہیں جنکو مقابلہ کے لیئے چُنا جا سکتا ہے۔ ایک وہ جسے دنیا کی طاقتور اور کثیر التعداد مخلوق نہ صرف خدا کا بیٹا مانتی ہے بلکہ خود خدا کہتی ہے یعنی حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام۔

اور دوسرا وہ جو ہمارے نزدیک انبیاء کا سردار سیدِ کونین۔ صاحبِ لولاک۔ رحمۃ للعالمین اور شفیع المذنبین ہے۔ اور جس نے فرمایا "لو کان عیسیٰ و موسیٰ حیین لما وسعتھما الا اتباعی" یعنی اگر عیسیٰ و موسیٰ زندہ ہوتے تو وہ میری اتباع کے سوا چارہ نہ دیکھتے" اور یہ محمد عربی صلعم ہیں۔

پس آؤ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے میں کون ہے جو سب سے بڑا مومن کہلا سکتا ہے۔

حضرت مسیح علیہ السلام اور واقعہ صلیب

حضرت مسیح علیہ السلام کی جو زندگی ہمارے سامنے پیش کی گئی ہے اور جسمیں اُنکے اپنے مُنہ کی ایک بات انکی اپنی زبان میں ہم تک پہنچائی گئی ہے وہ مسیح علیہ السلام کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم پلہ نہیں دکھا سکتی چنانچہ مسیح علیہ السلام صلیب پر لٹکائے گئے ہیں ہاتھوں اور پاؤں میں میخیں ہیں بظاہر مخلصی اور پیالہ ٹلنے کی امید نہیں لعنتی موت سامنے ہے۔ خدا سے اسکے ہٹانے کی دعا کر چکے ہیں مگر قبولیت دعا کی بظاہر اُنکو کوئی علامت نہیں دکھائی دیتی۔ ایسی حالت میں آپ فرماتے ہیں "ایلی ایلی لما سبقتنی۔ میرے اللہ میرے اللہ تُونے مجھے کیوں چھوڑ دیا ہے۔

گو

محمد رسول اللہ ؐ اور واقعہ غار

برخلاف اسکے غار ثور میں محمد رسول اللہ اور ابی بکر صدیق ؓ محصور ہیں۔ جان لینے والے دشمن تلاش میں ہیں۔ غار کے دروازہ پر بحث ہو رہی کہ دو آدمی یا تو یہاں غار میں ہیں یا پھر آسمان پر گئے ہیں موت صرف چند قدم پر استادہ ہے۔ دنیا کا کوئی سامان اُسوقت غار کے اندر بند ہونیوالے ص

ہے تنہا وجودوں کی حفاظت کا ذمہ نہیں لے سکتا اور حالت ایسی نازک ہے کہ مسیح علیہ السلام کی طرح کا ایک پاکباز مومن گھبرا کر اپنے ساتھی سے مایوسانہ اور غم کی باتیں کرنے لگتا ہے صدیق کی اس پریشانی کو دیکھ کر خدا تعالیٰ

فرماتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا تحزن ان اللہ معنا یعنی میرے رفیق! غم مت کر خدا ہمارے ساتھ ہے وہ ہمیں نہیں چھوڑیگا نہ ہماری ساتھ ہے پس اے طالب حق! اب تو غور کر لے اور

خود دیکھ لے کہ خدا پر کس کا بڑھا ہوا ایمان تھا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یا مسیح علیہ السلام کا؟

گوشوارہ آمد و خرچ صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ بابت ماہ دسمبر سنہ ۱۹۱۵ء

صیغہ تعلیم

چندہ	عید فنڈ	گرانٹ	صنعتی	فیس مدرسہ	ارض چندہ	اراضی	میزان آمد	بقایا سابقہ	میزان کل	عملہ	سامان	سائرہ	عملہ بورڈنگ	محمودی	فیض	میزان	وظائف	وظائف و خرچ	صنعتی	اراضی	میزان خرچ	باقی	مستقل فنڈ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مدرسہ احمدیہ / اشاعت اسلام

چندہ	وظائف	میزان	فیس	عملہ	سائرہ	عملہ بورڈنگ	وظائف	میزان خرچ	فاضل	اعانت	انگریزی	اردو	عربی	متفرق	کرایہ	میزان	بقایا سابقہ	میزان کل	عملہ	میزان خرچ	باقی	امانت بیرونی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بیت المال / تعمیر / یتامیٰ

لنگر	جلسہ سالانہ	متفرق	میزان	فیض	عملہ	[illegible]	[illegible]	وظائف	میزان خرچ	فاضل	چندہ	عملہ	متفرق	میزان	فیض	عملہ	فاضل	چندہ	میزان	خرچ	فاضل
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	الف۸ر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مقبرہ بہشتی / مساکین / زکوٰۃ / امانت اندرونی

[illegible]	وصایا	میزان	بقایا سابقہ	میزان کل	نقشہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان خرچ	باقی	چندہ	بقایا سابقہ	میزان	نقایا سابقہ	میزان	باقی	آمد	بقایا سابقہ	میزان
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]	متفرق	میزان	[illegible]	فاتحہ	دفتر [illegible]	وظیفہ حسنہ	دفتر محاسب	دفتر ناظر	شفا خانہ	میزان خرچ	فاضل	آمد	فاضل [illegible]	[illegible]	[illegible]	باقی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بورڈران ہائی

آمد بورڈران	متفرق	میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان	باقی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بقایا صیغہ جات یکم جنوری سنہ ۱۹۱۶ء

تعلیم	۳	۱	۸۳۵۳
اشاعت اسلام	۶	۸	۲۷۴۵
مساکین	۱۱	۳	۱۸۳۹
زکوٰۃ	۹	۰	۱۵۳۰
مقبرہ	۷	۳	۹۰۶۴
بورڈران ہائی	۳	۱۰	۱۸۸۵
" احمدیہ	۶	۱۳	۲۵۷
امانت اندرونی	۹	۱۴	۷۰۰۲
" بیرونی	۹	۱۲	۶۹
مستقل فنڈ	۶	۲	۳۹ ۱۴
میزان	۹	۷	۳۶۶۵۲
منہائی فاضل	۱	۱۳	۲۸۱۶۰
باقی	۸	۱۰	۸۴۹۱
منہائی پیشگی	۹	۶	۸۴۹۱
باقی نزد امین	۱۱	۳	۰

فاضل صیغہ جات یکم جنوری سنہ ۱۹۱۶ء

مدرسہ احمدیہ	۳	۱۲	۵۴۹۳
بیت المال	۱۱	۱۱	۱۴۷۵۹
تعمیر	۸	۱۱	۲۲۴۰
متفرقات	۷	۸	۴۴۵۶
بہشتی	۸	۰	۱۲۰۴
میزان	۱۱	۱۳	۲۸۱۶۰

پیشگی صیغہ جات

مدرسہ احمدیہ	۰	۰	۶۰۰
تعلیم	۰	۱۴	۱۶۲۰
بیت المال	۹	۹	۴۹۵۸
مقبرہ	۰	۱۵	۵۰۲
متفرقات	۰	۰	۴۵۹
اشاعت	۰	۰	۳۵۰
میزان	۹	۶	۸۴۹۱

خلیفہ رشید الدین
محاسب

محمد اشرف
ناظر

ریویو

انتخاب خلافت یہ ۴۸ صفحہ کا مختصر سا رسالہ اخویم منشی برکت علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ کی تصنیف ہے۔ جس میں مسئلہ خلافت کے متعلق نہایت متانت اور عمدگی سے بحث کی گئی ہے۔ منشی صاحب موصوف اپنے اندر سلسلہ عالیہ کے متعلق خالص جوش اور درد مند دل رکھتے ہیں۔ اس لئے انکی تحریر میں بھی یہی رنگ پایا جاتا ہے۔ اور یہی ایک ایسی چیز ہے۔ جو اس رسالہ کے پڑھنے اور اس سے مستفیض ہونے کے متعلق کافی شہادت ہے۔ تاہم مَیں وثوق سے کہتا ہوں۔ کہ جس خوبی سے اس مختصر سے رسالہ میں ضروری مسائل کے متعلق روشنی ڈالی گئی ہے۔ وہ ہر ایک صاحب بصیرت کے لیئے بہت مفید ہے۔ اور خاصکر ان لوگوں کے لیئے جو غیر مبایع ہیں۔ منشی صاحب موصوف کی اس دینی حمیت اور دلی جوش نے جو انہیں اپنے غیر مبایع اصحاب سے ہے۔ اس بات کا تقاضا کیا ہے۔ کہ وہ اس رسالہ کا تمام خرچ خود برداشت کرکے ان تک مفت پہنچائیں۔ اسلیئے تمام احباب کو انکے اس ارادہ میں مدد کرنی چاہیئے۔ فی رسالہ ۔ر کے ٹکٹ ڈاک کے لیئے ارسال کرنے سے دفتر الفضل قادیان سے مل سکتا ہے۔

Reg. No. L. 303

باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں صدر انجمن احمدیہ کیلئے چھپکر شائع ہوا۔

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے ۔ لو تمھیں طورِ تسلّی کا بتایا ہم نے

ریویو آف ریلیجنز

یعنی

دنیا کے مذاہب پر نظر

جلد ۱۵ — بابت ماہ فروری سنہ ۱۹۱۶ء — مطابق ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۴ھ — نمبر ۲

فہرست مضامین

سلطنت فرانس کی رعایات اپنی مسلمان رعایا کیلئے

(منقول از اخبار کامن ویل - ۱۴- جنوری سنہ ۱۹۱۶ء)

ایک فرانسیسی اخبار میں گورنمنٹ فرانس نے اپنے مسلمان بہادروں کی خدمات کے شکریہ اور اظہار خوشنودی کے واسطے دو قابل قدر عنایات کا اعلان کیا ہے۔

(۱) مکّہ معظمہ و مدینہ منوّرہ میں فرانسیسی افریقہ کے غریب حاجیوں کے واسطے دو Rest Houses بنوائے جاوینگے۔ جن میں سینکڑوں کمرے ہونگے۔ یہ آرام گاہیں مکّہ معظمہ میں کعبہ کے نزدیک اور مدینہ منوّرہ میں روضہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ہونگی۔

(۲) گورنمنٹ فرانس مسلمان مشیروں میں اضافہ کرے گی۔

(۳) عمارت محکمہ قانون سازی کے باہر Nogent-sur-marne کے باغات میں جہاں کہ اب افریقی فوجوں کے واسطے ہسپتال بنا ہوا ہے۔ ایک مسجد بنائی جاویگی۔ جہاں کہ مسلمان سپاہی نماز ادا کرینگے۔ یہ مسجد زیر اہتمام مفتی صاحب مقیم شہر آرمینز شیخ بومزرک کی نگرانی تعمیر ہوگی۔

ضرورت

ایسے احمدی اُستادوں کی ضرورت ہے جو مڈل پاس ہوں یا کم از کم پرائمری پاس ہوں۔ خود دین سے واقف اور دوسروں کو دین سکھانے کی قابلیات رکھتے ہوں۔ قرآن شریف باترجمہ جاننے والوں کو ترجیح دیجائے گی۔ تنخواہ بذریعہ خط وکتابت طے ہوسکتی ہے۔

خاکسار

عبدالعزیز سکرٹری سب کمیٹی تعلیم قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

موجودہ حالات کی شہادت

حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت پر

موجودہ عالمگیر جنگ کئی رنگ میں حضرت مسیح موعودؑ کی سچائی پر گواہی دے رہی ہے۔

اوّل۔ حضرت مسیح موعود کے بہت سے الہامات اور پیشگوئیاں اس جنگ کے ذریعہ لفظ بلفظ پوری ہو رہی ہیں۔ جیساکہ ہم پہلے چند مرتبہ لکھ چکے ہیں قریباً دس سال کا عرصہ ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک ایسی عالمگیر مصیبت کی خبر دی جس کی نظیر پہلے دنیا میں نہیں دیکھی گئی۔ آپ نے صرف عام الفاظ میں یہ خبر نہیں دی کہ ایک ایسی مصیبت دنیا پر نازل ہونیوالی ہے جس کی مثال پہلے دنیا نے نہ دیکھی ہوگی۔ بلکہ اس آنے والی مصیبت کا ایک ایسا خطرناک نقشہ کھینچا ہے جو موجودہ حالات کے بالکل مطابق ہے۔ اور جو شخص ایک طرف پیشگوئی کے الفاظ کو پڑھے گا اور دوسری طرف موجودہ جنگ کا نقشہ اپنی نظر کے سامنے لائیگا تو وہ بلا اختیار بول اُٹھے گا کہ پیشگوئی کیا ہے۔ موجودہ نظاروں کی ایک نہایت ہی صحیح تصویر ہے جو دس سال قبل پیشگوئی کے الفاظ میں کھینچی گئی۔ ہم اس پیشگوئی کو پہلے بھی ایک دو مرتبہ ریویو کے صفحات میں درج کر چکے ہیں۔ لیکن یہ ایک ایسی پیشگوئی ہے کہ جتنی مرتبہ اسکو پڑھا جاوے انسان کا ایمان تازہ ہوتا ہے۔ اس لیئے ہم اس پیشگوئی میں سے چند اقتباس ذیل میں درج کرتے ہیں اور اُمید کرتے ہیں کہ جب ناظرین ایک طرف اس پیشگوئی کے الفاظ پر غور کریں گے اور دوسری

طرف اُس تباہی پر نظر کرینگے جو روئے زمین پر واقع ہو رہی ہے تو اس پیشگوئی کو پڑھ کر اُن کا ایمان تازہ ہوگا۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت اُنکے دلوں میں گھر کر جائے گی۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۲۵۶ و ۲۵۷ پر تحریر فرماتے ہیں۔

"زمین پر اسقدر تباہی آئے گی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے کہ گویا انمیں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اسکے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہونگی یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں انکا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسان میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہونگی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لیئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے جیسا کہ خدا نے فرمایا وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُولًا۔ اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں انپر رحم کیا جائے گا"

یہ تھے وہ الفاظ جن میں حضرت مسیح موعودؑ نے آنے والے عالمگیر عذاب کی آج سے قریباً دس سال پہلے خبر دی اور یہ الفاظ نہ صرف اُردو میں بلکہ انگریزی میں اُنہی دنوں میں شائع کر دیئے گئے اور ریویو آف ریلیجنز کے ذریعہ نہ صرف ہندوستان میں بلکہ انگلستان۔ فرانس۔ جرمنی۔ روس۔ روم۔ اٹلی۔ کینیڈا۔ اضلاع متحدہ۔ امریکہ۔ آسٹریلیا۔ مصر۔ مشرقی افریقہ۔ مغربی افریقہ۔ جاپان۔ چین۔ اور دنیا کے دوسرے حصوں میں یہ پیشگوئی شائع کی گئی۔ اب ہم اپنے معزز ناظرین سے یہ سوال کرتے ہیں کہ وہ انصاف کے ساتھ بتلائیں کہ کیا مندرجہ بالا الفاظ لفظ بہ لفظ پورے نہیں ہو گئے۔ اس پیشگوئی کے الفاظ پر دو بارہ اور سہ بارہ نظر کرو اور پھر اپنے دل سے سوال کرو کہ کیا ان الفاظ میں موجودہ نظارۂ جنگ کا صحیح صحیح نقشہ نہیں کھینچا گیا۔ اور پھر اس بات کو یاد کرو کہ یہ الفاظ

آج نہیں لکھے گئے بلکہ آج سے قریباً دس سال پہلے ایک شخص نے آنیوالی مصیبت کا ان الفاظ میں نقشہ کھینچا ہے۔ دیکھو کیسا صحیح نقشہ ہے۔ اس پیشگوئی کا ایک ایک لفظ پورا ہو چکا ہے۔ اس پیشگوئی کے ایک ایک فقرہ کو پڑھو اور ایک ایک فقرہ کے بعد ٹھہر جاؤ اور آپنے آپ سے سوال کرو کہ کیا اس فقرہ کا مضمون بالکل صحیح ثابت نہیں ہوا۔ اگر آپ اس طور سے اس پیشگوئی پر غور کریں گے تو آپ کو اقرار کرنا پڑیگا کہ یہ پیشگوئی نہایت ہی واضح اور صحیح طور سے پوری ہوگئی ہے۔ اور درحقیقت وہ شخص ایک صادق اور عظیم الشان نبی تھا جس نے قریباً دس سال پہلے ایسے کھلے کھلے الفاظ میں اس آنیوالے جنگ کا نقشہ کھینچا۔ اس نے اس زلزلۂ عظیمہ کی خبر دیتے ہوئے جو اسوقت زمین کو تہ و بالا کر رہا ہے فرمایا کہ "اسقدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی"۔ دیکھو یہ الفاظ کیسے صحیح نکلے۔ اور کیسے درست ثابت ہوئے۔ کیا ان الفاظ کی صداقت میں کچھ شک ہو سکتا ہے؟ اب بتاؤ کہ سوائے ایک صادق نبی کے کون شخص ایسی خطرناک مصیبت کی نسبت دس سال پہلے ایسے صریح الفاظ میں خبر دے سکتا تھا۔ آج سے دس سال پہلے کون کہہ سکتا تھا کہ عنقریب روئے زمین پر ایسی مصیبت وارد ہوگی اور ایسا زلزلۂ عظیمہ واقع ہوگا کہ لاکھوں انسانوں کے خون بہائے جائیں گے اور انسانوں کے خون کی ندیاں چلیں گی۔ صرف عالم الغیب ہستی کو اس خطرناک نظارہ کا پیش از وقت علم ہو سکتا تھا اور وہی ۔۔۔ آج سے دس سال پہلے اس زلزلۂ عظیمہ کی خبر دے سکتا تھا۔ پس جس انسان نے اس ہولناک نظارہ کی قبل از وقت خبر دی وہ ضرور خدائے تعالیٰ کا صادق بندہ اور اپنے دعوے نبوت میں سچا ہے۔ پھر وہ خدا کا برگزیدہ اس خطرناک مصیبت کا جس نے دنیا کی بنیادوں کو جڑوں سے ہلا دیا ہے نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتا ہے۔ "اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہونگے"۔ بتاؤ کیا بعینہٖ یہی نظارہ آج ہماری آنکھوں کے سامنے نہیں ہے۔ کیا یہ واقعی درست نہیں کہ یہ مصیبت صرف انسانوں پر ہی وارد نہیں ہو رہی بلکہ فی الواقعہ جیسا کہ خدا کے نبی نے قبل از وقت خبر دی اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہیں۔ توپ کے گولوں نے یورپ کی سرزمین پر ایک محشر کا ہنگامہ برپا کر دیا ہے اور جیسا انسانوں کی جانیں ان گولوں سے امن میں نہیں ایسا ہی پرند چرند امن میں نہیں اور پھر یہ گولے اور بمب صرف روئے زمین پر ہی نہیں چلتے بلکہ آسمان سے بھی ہوائی جہازوں کے ذریعہ

برسائے جاتے ہیں اور جیسا سمندروں کی سطح کے اوپر اور سمندروں کی سطح کے نیچے کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کُشتیاں۔ ایسا ہی ہوا میں بھی جنگ کا نظارہ نظر آ رہا ہے۔ اور ہوائی جہازوں کے ذریعہ کُشت و خون جاری ہے اور انسانوں کے سروں کے اوپر دُور ہوا میں توپیں چل رہی ہیں پس اس میں کچھ شک نہیں کہ انسانوں کی طرح پرند و چرند بھی اس موت سے باہر نہیں۔ علاوہ ازیں جب زہریلی ہواؤں اور گیسوں کے ذریعہ سے دشمن پر حملہ کیا جاتا ہے تو ان گیسوں سے نہ صرف انسانوں کی جانیں تلف ہوتی ہیں بلکہ پرند و چرند بھی ان زہریلی گیسوں کا شکار ہوتے ہیں۔ غرض جب خدا کے مسیحؑ نے یہ فرمایا کہ اس موت سے پرند و چرند بھی باہر نہ ہونگے تو بالکل سچ فرمایا اور آج فی الواقعہ ایسا ہی ہو رہا ہے۔

پھر اس خطرناک مصیبت کا نقشہ کھینچتے ہوئے خدا کے مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا" زمین پر اس قدر تباہی آئے گی کہ اُس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی"۔ بتاؤ کبھی کسی انسان کے مُنہ ان الفاظ سے زیادہ سچے الفاظ نکلے۔ دیکھو یہ کیسی زبردست پیشگوئی ہے۔ کون انسان کہہ سکتا تھا کہ دنیا پر ایسی تباہی آنیوالی ہے کہ جب سے انسان پیدا ہوا ایسی تباہی دنیا پر کبھی نہیں آئی۔ کیا ایسی تباہی آج دنیا دیکھ نہیں رہی۔ کیا کُل دنیا یک زبان ہو کر بول نہیں اُٹھی کہ جو ہولناک جنگ اسوقت دنیا پر ہو رہا ہے اور جو تباہی اسکے ذریعہ واقع ہو رہی ہے اسکی نظیر دنیا کی تاریخ میں نظر نہیں آتی۔ پس کیا تم ایسی پیشگوئی کے سچا ہونے پر شک کر سکتے ہو جس کی صداقت پر کُل دنیا متفق ہو کر بڑے زور سے شہادت دے رہی ہے۔ کیا تم کل دنیا کو جھٹلا سکتے ہو۔ کیا تم اس بات سے انکار کر سکتے ہو کہ موجودہ جنگ ایسی خطرناک۔ ایسی ہولناک اور ایسی قیامت خیز ہے کہ اسکی نظیر پہلے زمانوں میں تلاش کرنا فضول ہے۔ پس واقعہ میں جب اس جنگ کے ذریعہ دنیا پر ایسی ہی تباہی واقع ہو رہی ہے کہ ایسی تباہی پہلے کبھی واقع نہیں ہوئی تو پھر تمھارے پاس کونسی وجہ ہو سکتی ہے کہ تم اس پیشگوئی کی صداقت سے انکار کر دو۔ جب اس پیشگوئی کا مضمون ایسے رنگ میں پورا ہو رہا ہے کہ کُل دنیا اسکی سچائی پر گواہی دے رہی ہے تو پھر اس پیشگوئی کے سچا ہونے میں کیا شک اور کیا شبہ ہو سکتا ہے۔ دیکھو یہ ایک ایسی پیشگوئی

ہے کہ ایک دنیا اس کے مضمون کے صحیح ہونے پر مُہر لگا رہی ہے۔ کیا اس سے زیادہ انسانوں نے اس سے زیادہ اتفاق کے ساتھ کسی پیشگوئی کے مضمون کی صحت کے متعلق گواہی دی ہے؟ خدا کے مسیحؑ نے فرمایا کہ ”زمین پر اس قدر تباہی آئے گی کہ اُس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی“ اور آج دنیا بالاتفاق کہہ رہی ہے کہ جو مصیبت آج دنیا پر اس جنگ کے ذریعہ وارد ہو رہی ہے اور جو تباہی زمین پر اس لڑائی کے ذریعہ واقع ہو رہی ہے اس کی نظیر پہلے نہیں ملتی۔ یہ پیشگوئی ہے اور یہ گواہی۔ پس کیا اب بھی تمہیں اس پیشگوئی کے سچا ہونے میں کچھ شک ہو سکتا ہے؟

خدا نے اپنے رسول کی نسبت اُس کی بعثت کے ابتدائی ایام میں ہی فرمایا تھا کہ **دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔** پس یہ جنگ اُن زور آور حملوں میں سے ایک حملہ ہے جسکے ذریعہ خدائے تعالیٰ اپنے نبی کی سچائی ظاہر کر رہا ہے۔

پھر خدا کے مسیحؑ نے اس آنیوالی مصیبت کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرمایا ”اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے کہ گویا اُنمیں کبھی آبادی نہ تھی“ ہر ایک شخص جو موجودہ جنگ کی کیفیت سے آگاہ ہے وہ اس پیشگوئی کے دوسرے بیانات کی طرح اس بیان کی بھی تصدیق کرے گا اور گواہی دیگا کہ یہ خبر بھی لفظ بہ لفظ پوری ہو چکی اور پوری ہو رہی ہے۔ مَیں بطور مشتے نمونہ خروارے صرف روس کے ایک صوبے پولینڈ کی کسی قدر کیفیت اخبارات سے نقل کرتا ہوں تا ناظرین کو معلوم ہو کہ کس طرح حضرت مسیح موعودؑ کے یہ الفاظ کہ اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائینگے کہ گویا اُنمیں کبھی آبادی نہ تھی پورے ہو رہے ہیں۔ سِول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور مورخہ ۲۲۔ستمبر ۱۹۱۵ء میں کولمبو سے ایک تار چھپا ہے جس کا لفظی ترجمہ مَیں ذیل میں نقل کرتا ہوں۔

”کولمبو۔ ۹ ستمبر ۱۹۱۵ء۔ اخبار سیلون آبزرور کے ایک نامہ نگار کے ساتھ دوسری ملاقات میں ایم۔ ڈبلیو کیڈمٹذیف نے پولینڈ اور صوبجات بالٹک کی تباہی کی حسب ذیل کیفیت بیان کی۔ اُس نے کہا کہ روسی پولینڈ کی تباہی کا حال جو روسی اخبارات میں درج ہے اُسے پڑھ کر انسان کے دل میں بڑا غم اور اندوہ پیدا ہوتا ہے۔ ہم بلا کسی قسم کے مبالغہ کے

کہ سکتے ہیں کہ پولینڈ سارے کا سارا اور صوبجات بالٹک اور بعض دیگر روسی اضلاع جل کر خاک سیاہ ہو گئے ہیں۔ تاریخ میں لکھا ہے کہ نپولین کے زمانہ میں شہر ماسکو جلا دیا گیا تھا۔ مگر جو قربانی اُسوقت روسیوں نے کی تھی اُس سے اُن کی موجودہ قربانی صدہا درجے زیادہ ہے۔ نپولین کے وقت میں تو روسیوں نے شہر ماسکو اور چند اور قصبے جلائے تھے۔ مگر موجودہ جنگ میں پولینڈ کا وسیع ملک جس میں ۲ کروڑ انسان آباد تھے اور جس کا رقبہ ملک بلجیم سے پانچ گنا ہے جل کر راکھ ہو گیا ہے اور روس نے اپنے ہاتھ سے ایک ارب پچاس کروڑ روپیہ کی قربانی کی ہے۔ تمام ملک ایک وسیع انگیٹھی کی طرح ہے۔ رات دن فوجیں دُھوئیں کے بادلوں میں واپس آ رہی ہیں۔ رات کے وقت دیہات و شہر اور جنگلات (مرغزار) کے جلنے سے آسمان روشن ہوتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ روسی کوئی چیز اپنے پیچھے نہیں چھوڑتے۔ لاکھوں آدمی روس کے وسط کی طرف بھاگے جا رہے ہیں۔ اور ماسکو۔ پٹروگریڈ اور دوسرے شہروں کے تمام مکانات پولینڈ سے بھاگے ہوئے لوگوں سے بھرے ہوئے ہیں ..... ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ مکانات کو جلتے ہوئے دیکھنا ایک افسوسناک نظارہ تھا۔ سینکڑوں میل تک سبز گھاس یا سبز درخت کا نام و نشان نہ تھا۔ صرف خاکستر۔ جلے ہوئے درخت اور جھاڑیاں اور دیہات اور شہروں کے کھنڈرات نظر آتے ہیں۔"

ناظرین! اس تباہی کا نقشہ ذرا اپنی آنکھوں کے سامنے لاؤ۔ کیا اس سے بڑھ کر تباہی خیال میں آ سکتی ہے۔ کیا مسیح موعودؑ کا یہ قول کہ

اُس سے گردش کھائینگے دیہات و شہر اور مرغزار

درست ثابت نہیں ہوا۔ کیا جو نظارہ پولینڈ کی تباہی کا اوپر ایک دوسرے شخص کی زبان میں بیان کیا گیا ہے وہ اس الہامی مصرع کی خوفناک تفسیر نہیں۔ دیکھو اس الہام میں تین چیزوں کی خطرناک تباہی کا ذکر تھا۔ ایک دیہات۔ دوسرے شہر اور تیسرے مرغزار اور مذکورہ بالا بیان میں دیکھو ان تینوں چیزوں کی تباہی کا کیسا خطرناک نظارہ بیان کیا گیا ہے۔ دیکھو۔ کس طرح دنیا خود حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات کی صداقت کی شہادت دے رہی ہے۔ اور تعجب ہے کہ یہ شہادت بعینہٖ انہی الفاظ میں ہے جنہیں قبل از وقت

اِس خطرناک تباہی کی خبر دی گئی تھی۔ اور پھر تعجب پر تعجب یہ ہے کہ الفاظ کی ترتیب بھی وہی ہے جو اس الہامی پیشگوئی میں ہے۔ مذکورہ بالا مصرع میں قیامت خیز تباہی کا ذکر کرتے ہوئے پہلے دیہات۔ پھر شہر اور پھر اُن وسیع قطعات کا ذکر ہے جہاں گھاس اور درخت اور کھیت اُگتے ہیں۔ اور دیکھو جو شخص پولینڈ کی تباہی کا نقشہ کھینچتا ہے وہ بھی کہتا ہے کہ رات کے وقت دیہات۔ اور شہروں اور جنگلات کے جلنے سے آسمان روشن ہوتا ہے۔ دیکھو حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی میں یہ خبر دی گئی تھی کہ اُس مصیبت کا اثر صرف انسانی بستیوں پر ہی نہیں ہوگا بلکہ مرغزار پر بھی ہوگا یعنی نباتات پر بھی اور ناظرین نے مندرجہ بالا کیفیت کے ملاحظہ کرنے سے دیکھ لیا ہے کہ ٹھیک جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا تھا واقع ہو رہا ہے۔ کیا اس سے بڑھکر بھی کوئی ثبوت ہو سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی فی الواقع خدا کی طرف سے تھی اور وہ حیرت انگیز طور پر پوری ہوئی کیونکہ جیسا آپ نے لکھا تھا بعینہٖ ویسا ہی وقوع میں آیا یعنی پیشگوئی کے مطابق یہ مصیبت نہ صرف انسانی مکانات پر پڑی بلکہ نباتات پر بھی اُس نے اپنا خطرناک اثر دکھایا۔ پس کیا اب بھی تم کو اس مسیح موعودؑ کی سچائی میں کچھ شک ہو سکتا ہے۔ دیکھو جس صاحب کا بیان اوپر نقل کیا گیا ہے وہ کہتا ہے کہ نہ صرف مکانات جلا دیئے گئے بلکہ کھیت بھی جلا کر خاک سیاہ کر دیئے گئے۔ اور سینکڑوں میل تک سبز گھاس۔ یا سبز درخت کا نام و نشان نہیں۔ صرف سیاہ راکھ نظر آتی ہے۔ اور جلے ہوئے درخت اور جھاڑیاں اور دیہات و شہروں کے کھنڈرات نظر آتے ہیں۔ اسکے سوا کچھ نہیں۔ پس کیا خدا کے مسیحؑ کی بات لفظ بہ لفظ پوری نہ ہوئی۔ مَیں پھر پوچھتا ہوں۔ کیا اب بھی کسی شخص کو اس پیشگوئی کے سچا ہونے اور اُس شخص کے صادق ہونے میں کچھ کلام ہو سکتا ہے جس نے ایسا خطرناک نقشہ قریباً دس سال پہلے کھینچدیا اور جو آج حرف بہ حرف پورا ہو چکا ہے۔

اب دیکھو۔ ایک اور شخص حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کی صداقت کی شہادت دیتا ہے۔ اس کا نام ہنری سین کے وکز ہے جو پولینڈ کا مشہور ناولسٹ ہے۔ وہ اپنے اہل ملک کی طرف سے دنیا کے اخبارات میں تمام مہذب دنیا کے آگے ایک دردناک اپیل